ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
(پ ۲۷/الحدید/۲۱)

افضلیتِ صحابہ کی ترتیب

: تالیف :

محمد فاروق خان صاحب رضوی
بانی وصدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)



سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)
بھالدار پورہ، ناگپور ۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر) انڈیا۔

کتاب : افضلیتِ صحابہ کی ترتیب

تالیف : محمدّ فاروق خاں صاحب رضوی

کمپوز : الرضا گرافکس، بھالدارپورہ، ناگپور۔

اشاعت : ۲۲؍جولائی ۲۰۲۱ء

ناشر : سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او، انٹرنیشنل)۔

دیواڑیا کانگریس بھون کے پیچھے، بھالدارپورہ، ناگپور- 440 018

(مہاراشٹر) انڈیا۔



: فہرست مضامین :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

:: سوال ::

محترم وعزیزم جناب محمد فاروق خاں رضوی صاحب حفظ اللہ المولیٰ القوی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

مزاجِ گرامی بخیر۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر، علم وعمل میں روز فزوں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

عرض ہے کہ یوٹیوب پر آپ کے آفیشل چینل ''سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)'' پر آپ کی ایک ویڈیو تقریر دو پارٹ میں باعنوان ''صحابہ کے گستاخ'' نظر نواز ہوئی۔ اُس تقریر کے دوسرے پارٹ میں ایک مقام پر آپ نے صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں اَفضلیت کی ترتیب بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل خلفاءِ الرَّاشدین ہے، پھر عَشرَہ مُبَشَّرہ ہیں، پھر اَصحابِ بدر، پھر اصحابِ اُحد۔۔۔الخ۔ آپ کی اِس بات پر ہمارے پڑوسی ملک کے بعض اَحباب نے دو اِعتراض کیے ہیں۔

(۱) صحابہ ءِ کرام میں اَفضلیت کی یہ ترتیب و درجہ بندی کیا ہمارے ائمہ، محدِّثین، وعلماء اہل سنت نے بیان فرمائی ہیں جس طرح سے آپ نے بیان فرمایا ہے ؟ جبکہ تمام صحابہ ءکرام رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے اور آپ ﷺ کی صحبت بابرکت کے سبب تمام اُمت سے افضل واعلیٰ ہے۔ لہذا اُن میں ایک کو دوسرے سے افضل بتانا اور اِس طرح کی اَفضلیت کی درجہ بندی بیان کرنے کی کیا حاجت ہے ؟ اِس

سے تو عوامُ النَّاس کے دِل میں صحابہء کرام کی عقیدت کے کم ہونے کا اَندیشہ ہے۔

(۲) آپ نے اَفضلیت کی جو یہ ترتیب بیان کی ہے اُس میں حضرت سَیِّدُ نا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا ہے کہ" اَفضلیت کے اِن درجات میں اُن کا شمار نہیں ہوتا، بلکہ وہ عام اَصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شمار ہوتے ہیں ۔" آپ کا یہ کہنا کس دلیل پر مبنی ہے ؟ کیا یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین نہیں ہے ؟

برائے کرم اِن اعتراضات کے جوابات دلائل کے ساتھ عنایت فرما کر شکوک کا اِزالہ فرمائیں۔

والسلام

محمد علی برکاتی غفرلہ

دوٹاکی، بارہ امام روڈ ممبئی۔ ۳

:: الجــواب ::

محترم و مکرَّم مولانا محمد علی برکاتی صاحب دام ظلہ العالی۔

وعلیکم السَّلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔

اُمید ہے کہ آپ باخیر وعافیت سے ہوگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر دینی و دُنیاوی معاملات میں برکتیں ورحمتیں عطا فرمائیں۔ آمین۔

آپ نے میری تقریر کے جس ایک حصّہ کے متعلق اِستِفسار فرمایا ہے اور اس متعلق اپنے اَحباب کے جو اِعتراضات و اِشکالات قلم بند فرمائے ہیں۔ یوں تو اُن کے جوابات نہایت ہی تفصیل طلب ہے، لیکن اگر اُنھیں تفصیلاً بیان کیا جائے تو گفتگو لمبی اور تحریر طویل

ہو جائے گی۔ میں کوشش کروں گا کہ بہت اِختصار کے ساتھ چند ایسے دلائل عرض کر دوں جن سے اِعتراضات و اِشکالات رفع ہو جائے۔

:: فَضِیْلَت و اَفْضَلِیَّت میں فرق ::

جس طرح ایک کلاس کے تمام طالب علم اُستاد کی نظر میں برابر نہیں ہوتے کہ اُن میں کوئی زیادہ قابل ہوتا ہے تو کوئی کم، مگر ہوتے سب ایک ہی جماعت کے۔ اور اُن کے بعد آنے والے اُن کو سنیئرز ہی مانتے ہیں حالانکہ درجہ کے لحاظ سے جونیئرز کی نظر میں وہ سب برابر ہیں۔ اِسی طرح اللہ عزَّ وجل و نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے درجات میں تفاوُت ہے۔

یاد رکھیئے ! فَضِیلَت اور اَفْضَلِیْت میں بڑا فرق ہے۔ اہل سنت و جماعت کا اِس پر اتفاق ہے کہ فضلیت میں تمام صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) برابر ہیں، اور ایک کی فضیلت سے دوسرے کی فضیلت میں کچھ کمی نہیں آتی لیکن اَفضلیت میں اُن کے درمیان بڑا فرق ہے کہ بعض کو بعض پر اَفضیلت حاصل ہے۔

فِضلیت خوبی کو کہتے ہیں، جبکہ اَفضلیت بَرتری، فوقیت، تقدُّم اور بزرگی کو کہتے ہیں۔ اَفضلیت قرآنِ کریم، اَحادیثِ نبوِیَّہ، اتفاقِ صحابہ اور اِجماعِ اہل سنت سے ثابت ہوتی ہے۔ اَفضلیت کی شرائط سخت ہیں، کوئی غیر صحابی کتنا ہی زور لگالے، فضلیت و افضلیت دونوں میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اور اِسی طرح جماعت صحابہ میں کوئی صحابی اَفضلیت میں حضرت سَیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر نہیں ہوسکتا۔

امام اہل سُنّت اعلیٰ حضرت الشّاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۳۴۰ھ) اپنے فتاویٰ "العطایا النبوۃ فی الفتاوی الرضویہّ" میں فرماتے ہیں۔

"فضیلت و اَفضلیت میں زمین وآسمان کا فرق ہے وہ (یعنی فضیلت) اِسی باب سے ہے جس میں ضُعَاف (یعنی ضعیف اَحادِیث) بالاتفاق قابل قبول اور یہاں (یعنی اَفضلیت میں) بالاجماع مردُود ونامقبول۔۔۔ (آگے چند سطروں بعد مزید فرماتے ہیں) بلکہ اِنصافاً اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے، قطعاً واجبُ التّاوِیل ہے اور اگر بفرض باطل صالح تاویل نہ ہو واجبُ الرّد کہ تفضیل شیخین متواتر و اِجماعی ہے۔۔۔اور متواتر واجماع کے مقابل اَحاد ہرگز نہ سنے جائیں گے۔۔۔ بالجملہ مسئلہ اَفضلیت ہرگز بابِ فضائل سے نہیں جس میں ضُعَاف سن سکیں بلکہ "مواقف" و "شرح مواقف" میں تو تصریح کی کہ بابِ عقائد سے ہے اور اِس میں اَحادِ صحاح بھی نامسموع۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۵۸۰۔۵۸۱)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ جب قطعی اِجماعی عقیدے کے خلاف کوئی سنداً صحیح روایت کو بھی لایا جائے تو خبرِ واحد ہونے کی بنا پر رَدّ کردی جائے گی تو چہ جائیکہ روایاتِ ضعیفہ۔ جبکہ اِس کے برخلاف فضیلت کیلئے سند صحیح تو کیا ضعیف بلکہ ضعیف جداً بھی کفایت کرتی ہے۔

اللہ بُرا کرے ہوائے نفس و جہالت کا کہ تفضیلی و نیم رافضی جو فضیلت کی رِوایات ہیں اُنھیں اِجماعی عقیدہ اَفضلیت کے مقابل پیش کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ پھر معنیٰ کا تعین، محتمل کا اِحتمال اور ضَعیف کا ضُعف بیان کرنا ضروری ہوجاتا

ہے،اور یہ سب فرقۂ تفضِلیت کی حماقتوں کا ثمرہ ہے۔

اہل سنت کا اِجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام عالم میں سب سے افضل حضرت سَیِّدُ نا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر اُن کے بعد سَیِّدُ نا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت سَیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ اِن خلفاء اَربعہ کے بعد عَشْرَ ہ مُبَشَّرہ، پھر اہلِ بدر، پھر اہلِ اُحُد ، پھر اہلِ بیت اَطہار، پھر اصحابِ بیعت الرِّضوان، پھر تمام صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

:: قرآن کریم سے اَفضلیت صحابہ کی ترتیب کا ثبوت ::

اِس مختصر سی تمہید کے بعد اب آیئے اعتراضات کے جوابات کی طرف رخ کرتے ہیں ۔معترضین کا پہلا اِعتراض یہ ہے کہ۔''صحابہ ء کرام میں اَفضلیت کی یہ ترتیب و درجہ بندی کیا ہمارے ائمہ،محدثین،وعلماءِاہل سنت نے بیان فرمائی ہے ؟۔۔۔الخ۔''

عرض ہے کہ صحابہ ء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہی نہیں بلکہ اَفضلیت کی یہ ترتیب تو انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بھی ہے،اور اِسے ائمہ ومحدثین تو کُجا خود رب تبارک وتعالیٰ جَلَّ وَ اعلیٰ نے بیان فرمایاہے ۔چنانچہ ارشاد ربّانی ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط

''یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں سے ایک کو دوسرے پر افضل کیا اُن میں سے کسی

سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرجوں بلند کیا۔"

(قرآن کریم، پارہ ۳/سورۃ البقرۃ/آیت ۲۵۳)

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام منصبِ نبوت کے اِعتبار سے فضلیت میں یکساں ہے، لیکن اَفضلیت میں یکساں نہیں۔ بلکہ اُن میں بھی اَفضلیت و مراتب کے لحاظ سے بعض، بعض سے اَفضل و اعلیٰ ہے۔ غور فرمائیں ! جب اللہ ربُ العزت کے نزدیک انبیاء کرام میں بھی یہ اَفضلیت کی ترتیب ہے تو اب اگر صحابہء کرام میں بھی اَفضلیت کی ترتیب ہو تو اِس میں حیرانی کی کیا بات ہے ! بلکہ صحابہء کرام میں فضِیلت و افضَلیت کی یہ درجہ بندی خود پروردگارِ عالم جلَّ شَانہٗ نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے۔

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ط اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ O

"تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ اور جہاد کیا، اور اُن سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔"

(قرآن کریم، پارہ ۲۷/سورۃ الحدید/آیت ۱۰)

اِس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہء کرام کے درمیان اَفضلیت کی ترتیب کو واضح فرمایا ہے کہ اَفضلیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام صحابہ برابر نہیں، بلکہ اُن کے

درمیان بنیادی طور پر دو طبقے ہیں ۔ پہلا طبقہ وہ ہے جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لایا، اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ اور دوسرا طبقہ وہ ہے جو فتح مکہ کے بعد ایمان لایا، اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ پھر اِن میں پہلا طبقہ اَفضلیت میں دوسرے طبقہ پر بَرتری وفوقیت رکھتا ہے، البتہ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہونے کی بناء پر ہر صحابی سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ گویا رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کی فضیلت میں سب برابر ہیں، لیکن اَفضلیت میں برابر نہیں ۔

امام محمد فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۶۰۴ھ) اپنی تفسیر قرآن ''تفسیر الکبیر'' میں اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ۔

جعل عُلَمَاءُ هٰذِهِ الْآيَة دَالَّة عَلَى فَضْلِ مِنْ سَبَقَ اِلَى الْاِسْلَام ، وَأَنْفَقَ وَجَاهِدُ مَعَ الرَّسُوْل ﷺ قَبْلَ الْفَتْحِ ، وَبينوا الْوَجْهِ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ عَظَم موقع نُصْرَةِ الرَّسُوْل عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام بِالنَّفْس ، وَاِنْفَاقِ الْمَالِ فِيْ تِلْكَ الْحَال ، وَفِيْ عَدَدِ الْمُسْلِمِيْنَ قِلَّة وَفِي الْكَافِرِيْنَ شَوْكَة وَكَثْرَة عَدَد ، فَكَانَت الْحَاجَة اِلَى النُّصْرَة وَالْمُعَاوِنَة أَشدّ ، بِخِلَافِ مَا بَعْد الْفَتْحِ فَاِنَّ الْاِسْلَام صَار فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ قُوِيّاً وَالْكُفْر ضَعِيْفًا ۔

''علماء کرام نے فرمایا : یہ آیت دَلالت کرتی ہے کہ جو فتح مکّہ سے پہلے اِسلام لایا اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا وہ بعد والوں سے اَفضل ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی مدد کا عظیم موقع حاصل ہوا، اور اُس نے اُس وقت مال خرچ کیا جب مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور کُفّار کا دَبدبہ و تعداد بہت زیادہ

تھی، اور اُس وقت مسلمانوں کو مدد اور مُعاوِنت کی بہت ضرورت تھی، برخلاف اِس کے کہ فتح مکہ کے بعد اِسلام قوی ہو چکا تھا اور کفر بہت ضعیف ہو گیا تھا۔"

(تفسیر الکبیر، جلد ۲۹/صفحہ نمبر ۲۲۰/سورۃ الحدید/آیت ۱۰ کے تحت)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۱۱ھ) اپنی تفسیر قرآن "اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر فِی التَّفْسِیْر بِالمَاثُوْر" میں اِسی آیت کے تحت حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ، وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ : تَسْتَطِيْلُوْنَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُوْنَا بِهَا ! فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : دَعُوْا لِيْ أَصْحَابِيْ ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ، أَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ذَهَبًا ، مَا بَلَغْتُمْ أَعْمَالَهُمْ ۔

(اسنادہ صحیح ۔ واللفظ تفسیر الدر المنثور)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان (کسی بات پر) سخت کلامی ہو گئی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا : تم لوگ ہم پر اِس لیے فوقیت لے جانا چاہتے ہو کہ (تم ہم سے) چند دن (قبل اسلام لانے) میں سبقت لے گئے ! پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا : میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ، (پھر فرمایا) اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تم اُحد (پہاڑ) کے برابر یا پہاڑوں کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کردو تو بھی (جو صحابہ پہلے ایمان لائے) اُن کے اَعمال کو نہیں پہنچ سکتے۔"

(تفسیر درمنثور، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۲۶۵/سورۃ الحدید/آیت ۱۰ کے تحت)

تخاریج : مسلم، صحیح مسلم، باب فضائل الصحابة، حدیث نمبر ۶،۴۸۸۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۱۳،۸۱۲۔

بزار، کشف الأستار، جلد ۳/صفحہ نمبر ۲۱۱/حدیث نمبر ۲،۵۹۲۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (المعروف تفسیر ابن کثیر)" جلد ۸/صفحہ نمبر ۱۲ (الحدید، ۱۰)۔

آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۱۷۳۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں۔ اور اُن کا درجہ بھی ایسا بلند و اعلیٰ ہے کہ اُن کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ۔

"(یعنی خالد) اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب خالد بن ولید، حدیث نمبر ۳،۷۵۷)

باوجود اِسکے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا عظیم الشّان لقب ملا، لیکن وہ اَفضلیت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، اُن کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ یہیں سے پتہ چلا کہ صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مابین مقامِ افضیلت میں بڑا فرق ہے۔

علامہ قاضی ثناءاللہ عثمانی پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اپنی تفسیر قرآن "تفسیر المظہری" میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قُلْتُ : هٰذِهِ الْآيَة بِمَنْطوقه تَدِل عَلَى أَفْضَلِيَةِ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ عَلَى مِنْ آمن بَعْد الْفَتْحِ وَأَنْفَقَ حينئذ وبهومة

وَسِیَاقَۃ یدل عَلَی أَفْضَلِیَّۃِ الصِّدِّیق عَلَی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ وَأَفْضَلِیَّۃِ الصَّحَابَۃِ عَلَی سَائِرِ النَّاس ، فَاِنَّ مَدَارُ الْفَضْل عَلَی السَّبَقَۃ فِی الْاِسْلَام وَالْاِنْفَاق وَالْجِهَاد۔

''میں کہتا ہوں : یہ آیت اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مہاجرین وانصار میں سے سابقین صحابہ اُن صحابہ پر فضلیت رکھتے ہیں جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے اور اُس کے بعد مال خرچ کیا۔ یہ آیت اپنے مفہوم اور سیاق کے ساتھ اِس اَمر پر بھی دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ سے اَفضل ہیں اور صحابہ تمام لوگوں سے افضل ہیں، کیونکہ فضلیت کا دَارومدار اِسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے، مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے میں ہے۔''

(تفسیر المظہری، جلد ۹/صفحہ نمبر ۲۱۷/۳ سورۃ الحدید/آیت ۱۰ کے تحت)

اِس آیت کی تفسیر میں ہم نے یہاں بہت اِختصار کے ساتھ چند ہی مفسرین کے اَقوال ذکر کیے ہیں۔ اگر حقیر راقم الحروف صرف اپنی ذاتی لائبریری میں موجود تفاسیر کے حوالجات مع عبارات نقل کرے تو ایک دفتر ہو جائے۔ بسبب خوفِ طوالت ہم یہاں مختصراً چند مفسِّرین کی تفاسیر کے نام، مع جلد وصفحہ نمبر نقل کر رہے ہیں جس میں اِس آیت کریمہ کے تحت الفاظ کے کم وبیش فرق کے ساتھ یہی تفسیر بیان ہوئی ہے۔ اہلِ تحقیق اِن تفاسیر کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

☆ امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۱۰ھ)،

''الجامع البیان عن تاویل آیّ القرآن (تفسیر الطبری)'' جلد ۲۲/صفحہ نمبر ۳۹۲۔

☆ امام منصور محمد بن محمد الماتریدی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۳۳ھ)،
"تفسیر القرآن المُسَمّٰی تاویلاتِ اھل السُّنَّۃ" جلد ۵/صفحہ نمبر ۴۲۔

☆ امام ابی اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۷۵ھ)،
"تفسیر السمرقندی المُسَمّٰی بحر العلوم" جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۲۴۔

☆ امام منصور بن عبد الجبار التمیمی السَّمعانی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۸۹ھ)،
"تفسیر القرآن العظیم" جلد ۵/صفحہ نمبر ۳۶۷۔

☆ امام ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۵۱۶ھ)،
"معالم التنزیل (المعروف تفسیر بغوی)" جلد ۸/صفحہ نمبر ۳۳۔

☆ امام علاء الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۷۴۵ھ)،
"لباب التاویل فی معانی التنزیل (المعروف تفسیر الخازن)" جلد ۴/ ۲۴۷۔

☆ حافظ اسماعیل بن عمر ابن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ)،
"تفسیر القرآن (المعروف تفسیر ابن کثیر)" جلد ۸/صفحہ نمبر ۱۲ پر۔

☆ امام قاضی مجیر الدین بن محمد المقدسی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۲۷ھ)،
"فتح الرحمن فی تفسیر القرآن" جلد ۶/صفحہ نمبر ۵۳۲ پر۔

☆ علامہ شِہاب الدّین السید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۲۷۰ھ)،
"تفسیر رُوح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسَّبع المثانی" جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۱۷۳۔

خلاصہ کلام یہ کہ نصِّ قرآن اور آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام کے فرامین سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ صحابہء کرام میں اَفضلیت کی ترتیب عام انسانوں

نے نہیں بلکہ خود رب کائنات نے تجویز فرمائی ہے۔

اب متاخرین علمائے اہل سنت میں سے حضرت صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۶۷ھ) کی شہرہ آفاق تصنیف ''بہار شریعت'' بھی ملاحظہ فرمالیں کہ یہ دیگر کتب ائمہ کے مقابل با آسانی دستیاب ہے۔ چنانچہ۔

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''تمام صحابہء کرام اعلیٰ و اَدنیٰ (اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ اُنھیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے اُن کا اِستقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآن عظیم میں اِرشاد ہے۔۔۔اللہ عزّوجل نے ''سورۂ حدید'' میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا۔ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط ''سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرلیا۔''

(بہار شریعت، جلد ۱ رحصہ اوّل رصفحہ نمبر ۲۵۴)

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے اِن جملوں پر غور فرمائیں کہ ''تمام صحابہء کرام اعلیٰ وادنی (اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں)۔'' اِس سے صدر الشریعہ کی کیا مراد ہے ؟ تو ہر سنی صحیح العقیدہ ذِی علم سمجھ سکتا ہے کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا جماعت صحابہ میں اعلیٰ وادنیٰ کی تقسیم کرنا اَفضلیت کے اِعتبار سے ہے، اور پھر یہ فرمانا کہ ''اُن میں ادنی کوئی نہیں'' تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی ہونے کی فضیلت کے اِعتبار سے وہ سب یکساں ہے۔لہٰذا معلوم ہوا تمام صحابہء کرام، صحابی ہونے کی فضیلت میں تو برابر ہیں لیکن اَفضلیت میں برابر نہیں، بلکہ

بعض، بعض سے افضل و اعلیٰ ہے۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۳۹۱ھ) اپنی مشکوۃ شریف کی شرح ''مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح'' میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں۔

''خیال رہے کہ سارے صحابہ جنتی ہیں، مگر عشرۂ مبشرہ وہی ہیں جنھیں ایک حدیث میں جمع فرمایا، ورنہ سارے صحابہ جنتی ہیں۔''

(مراۃ المناجیح، جلد ۸/صفحہ نمبر ۳۰۷/حدیث نمبر ۶۰۷۸، کے تحت)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کے اِس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ، یوں تو تمام صحابہ جنتی ہیں، مگر بعض صحابہء کرام اَفضلیت میں دیگر صحابہ پر فوقیت رکھتے ہیں، جنھیں اللہ و رسول (عزَّ وجلَّ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بالترتیب خصوصی فضلیت سے نوازہ ہے۔ جیسا کہ عشرۂ مبشرہ، جنھیں اُن کی دنیاوی ظاہری زندگی میں ہی رسول اللہ ﷺ نے اُن کے نام لے کر جنت کا مژدہ سنادیا تھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ـ

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا۔
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام۔



:: اَحادیث سے اَفضلیت صحابہ کی ترتیب کا ثبوت ::

امام محمد بن عبداللہ خطیب التبریزی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۷۴۳ھ) ''مشکوۃ المصابیح''میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ : سَأَلْتُ رَبِّیْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ ، فَاَوْحٰی اِلَیَّ : یَا مُحَمَّدُ ، اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ ، بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ، فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔

(واللفظ مشکوۃ المصابیح)

''حضرت سَیِّدُ نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا : میں نے اپنے رب (عزَّ وجل) سے اپنے صحابہ کے اِختلاف کے بارے میں سوال کیا جو میرے بعد ہوگا، میری طرف وحی فرمائی گئی کہ، اے محمد ! بیشک تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، اِن میں سے بعض ،بعض سے زیادہ قوی ہیں، اور تمام (ہدایت کے) نور ہیں، پس جو شخص اُن کے آپسی اِختلاف کے باوجود اُن میں سے کسی کے طریقے پر چلے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔(حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید) کہتے ہیں : پھر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا : میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم اِن میں سے جس کی بھی پیروی

کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب: مناقبُ الصَّحابۃ، حدیث نمبر ٦٠٠١٨)

تخاریج : عبد بن حمید، المنتخب من مسند عبد بن حمید، صفحہ نمبر ٢٥٠/حدیث نمبر ٧٨٣۔

ابن عدی، الکامل فی ضُعفاءِ الرِّجال، جلد ٥/صفحہ نمبر ١٠٥/حدیث نمبر ٧،٠٨٠۔

اسماعیل الصَّابونی، عقیدۃُ السَّلَفِ واَصحابِ الحدیث، صفحہ نمبر ٢٩٨۔

قضاعی، مسندُ الشِّہاب، حدیث نمبر ١،٣٤٦۔

بیہقی، الاعتقاد والھَدایۃ الی سبیل الرِّشاد، صفحہ نمبر ٤٣٩۔

خطیب بغدادی، الکِفایہ فی علم الرّوایۃ، صفحہ نمبر ٤٨۔

ابن حزم، الاحکامُ فی اُصولِ الاحکام، جلد ٥/صفحہ نمبر ٦٤۔

ابن عبد البر، جامع بیانُ العلم وفضلہٖ، صفحہ نمبر ٨٩٨/حدیث نمبر ١،٦٨٤۔

غزالی، الاقتِصادُ فی الاعتقاد، صفحہ نمبر ٢٠٦۔

دیلمی، مسند الفردوس، جلد ٢/صفحہ نمبر ٣١٠/حدیث نمبر ٣،٤٠٠۔

قاضی عیاض، شِفاء بتعریف المصطفیٰ، جلد ٢/صفحہ نمبر ٥٣۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد ١٩/صفحہ نمبر ٣٨٣/حدیث نمبر ٤،٥٠٨۔

ابن جوزی، العِلَل المتناھیۃ، جلد ١/صفحہ نمبر ٢٨٣/حدیث نمبر ٤٥٧۔

ابن قُدامہ حنبلی، المُغنی، جلد ٥/صفحہ نمبر ٤٠٢/حدیث نمبر ٦٨٤۔

محب الدین طبری، الرِّیاضِ النَّضَرہ، جلد ١/صفحہ نمبر ١٨٠حدیث نمبر ٩۔

ذہبی، میزانُ الاعتدال، جلد ٢/صفحہ نمبر ١٤/رقم ١،٥١٣ (عن ابوھریرۃ)۔

ابن کثیر، تحفۃ الطَّالب، صفحہ نمبر ١٣٧/حدیث نمبر ٥٠۔

عسقلانی، فتح الباری شرح البخاری، جلد ٥/صفحہ نمبر ٦٨/حدیث ١،٨٤٠ کے تحت۔

سیوطی، الجامع الصغیر، صفحہ نمبر ۲۸۲/حدیث نمبر ۴،۶۰۳۔

محمد بن یوسف الصّالحی، عُقُو دُالجُمان، صفحہ نمبر ۱۰۔

ابن حجر المکی، الصّواعِق المُحرِّقہ، صفحہ نمبر ۵۸۰۔

المتقی ہندی، کنز العُمّال، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۸۱/حدیث نمبر ۹۱۷۔

ملا علی قاری، منح الرّوض الازہر فی شرح الفقہِ الاکبر، صفحہ نمبر ۲۰۹۔

مناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد ۴/صفحہ نمبر ۱۰۱/حدیث نمبر ۴،۶۰۳۔

عجلونی، کشفُ الخِفاء، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۵۶/حدیث نمبر ۳۸۱۔

آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد ۱۳/صفحہ نمبر ۳۲ (سورۃُالشّوریٰ، آیت ۲۳)۔

بعض محدِّثین نے اِس حدیث کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے، لیکن کثرت طُرق اور ہر زمانے میں فقہا، ائمہ ومحدِّثین عُظّام کے اِعتماد و اِستدلال کی بناء پر یہ حدیث حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہے، لہٰذا قابل قبول ہے۔ یوں بھی بلا تفاقِ محدثین فضائل ومناقب میں حدیثِ ضعیف مقبول ہے۔

اِس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ کے اِن جملوں پر غور فرمائیں "بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ" اِن جملوں سے واضح ہے کہ صحابہء کرام میں بعض، بعض سے زیادہ قوی (یعنی افضلیت و مرتبہ میں زیادہ) ہیں، البتہ منصب صحابیت میں یکساں ہونے کی بنا پر ہر ایک (ہدایت کا) نور اور فضیلت میں برابر ہے، کیونکہ اِن میں سے ہر ایک نے اختصاصِ علم، تعلیم وترتیب، فیوض و برکات رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست حاصل کیا ہے۔ لہٰذا اِن میں سے ہر ایک کی پیروی حصولِ ہدایت کا ذریعہ ہے۔

فضیلت اور اَفضلیت بِالترتیب کی اِسلام میں کیا اہمیت ہے اُسے بھی ملاحظہ

فرمالیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ ۔ (واللفظ صحیح مسلم)

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ لوگوں کو اُن کے درجہ میں رکھیں۔''

تخاریج : مسلم، صحیح مسلم، المقدِّمة، صفحہ نمبر ۱۱

ابو داوٗد، سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، حدیث نمبر ۴،۸۴۲۔

ابو یعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۲۴۶ / حدیث نمبر ۴،۸۲۶۔

حاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ذکر النوع السادس عشر۔۔۔، صفحہ نمبر ۲۱۷۔

قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، جلد ۲۰ / صفحہ نمبر ۲۴۱ (سورۃ الحدید، آیت ۱۰ کے تحت)۔

:: عہدِ رِسالت میں صحابہ میں اَفضلیت کا عقیدہ ::

صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے درمیان اَفضلیت کا یہ فرق اور اُس کی یہ ترتیب عہدِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بھی تھی۔ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہء کرام کو اِس عقیدہ پر تاکیداً راسخ فرمایا تھا۔ چنانچہ۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۴۱ھ) اپنی تصنیف ''فضائل الصَّحابۃ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : رَأَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمْشِيْ اَمَامَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاء ! أَ تَمْشِيْ أَمَامَ مَنْ هُوَخَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنِيَا وَالْآخِرَةَ ! مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ ۔ (واللفظ فضائل الصحابۃ)

''حضرت ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں : ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا، تو اِرشاد فرمایا : اے ابو دَرداء ! تم اُس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دنیا وآخرت میں تم سے بہتر ہے ! کسی شخص پر سورج نہ طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب ہوتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے افضل ہو۔''

(فضائل الصَّحابۃ، صفحہ نمبر ۱۸۸/حدیث نمبر ۱۳۵)

تخاریج : ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنَّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۷۶/حدیث نمبر ۱،۲۲۴۔

خَیْثمہ، مِنَ الحدیث خَیْثمہ بن سلیمان القَرشی الاطرابلسی، صفحہ نمبر ۱۳۳۔

ابن حِبّان، کتابُ الثِّقات، جلد ۷/صفحہ نمبر ۹۴۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۷/صفحہ نمبر ۲۱۴/حدیث نمبر ۷،۳۰۶۔

لِلا کائی، شرح اُصولِ اعتقاد اھل السُّنَّۃ والجماعۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۰۹۹/حدیث نمبر ۲،۴۳۳۔

ابونعیم، حلیۃ الاوَلیا، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۲۵/حدیث نمبر ۴،۳۱۵۔

دیلمی، مسند الفردوس، جلد ۵/صفحہ نمبر ۳۵۱/حدیث نمبر ۸،۴۰۱۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد ۳۰/صفحہ نمبر ۲۰۸/رقم ۶،۳۰۹۔

ابن جوزی، العِلَل المُتناھِیۃ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۹۲/حدیث نمبر ۲۹۸۔

ہیثمی، مجمع الزوائد، جلد ۹/صفحہ نمبر ۸/حدیث نمبر ۱۴،۳۱۴۔

سیوطی، جمع الجوامع المعروف جامع الکبیر، جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۴۲، حدیث نمبر ۴۷۳۔

ابن حجر المکی، الصّواعق المُحرِقۃ، صفحہ نمبر ۲۰۶۔

عبدالعزیز محدث دہلوی، تفسیر عزیزی (اردو)، پارہ تیسواں، جلد ۴، صفحہ نمبر ۴۰۴۔

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۳۰ھ) ''حلیۃ الاولیاء'' میں نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ : کُنَّا جَمَاعَۃً مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرِیْنَ عَلَی بَاب رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَتَذاکرنَا الْفَضَائِل فِیْمَا بَیْنَنَا، فَعَلَا بَیْنَنَا الصَّوْت ، فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْل اللہِ ﷺ فَقَالَ : فِیْمَا ارتفع أَصْوَاتکُمْ بَیْنَکُمْ ؟ قَالَ : قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ ! تَذَاکرنَا الْفَضَائِل فِیْمَا بَیْنَنَا ، فَقَالَ: أَبُوْبَکْرٍ ؟ قُلْنَا :لَمْ یحضرنَا یَارَسُوْلَ اللہِ ، قَالَ: فَلَا تُفَضَّلُوْا أَحَدًا مِنْکُمْ عَلَی أَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّہٗ أَفْضَلُکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ۔ (واللفظ حلیۃ الاولیاء)

''حضرت سَیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جماعتِ مہاجرین و انصار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر جمع تھے، اور ہمارے درمیان ایک دوسرے پر فضیلت کے حوالے سے بحث چھڑی ہوئی تھی، تو آواز بلند ہونے لگی، تبھی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا : تمہارے درمیان آوازیں کیوں بلند ہو رہی ہیں ؟ ہم نے عرض کیا : یارسول اللہ ! ہم باہمی فضائل سے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ اِرشاد فرمایا : کیا ابوبکر (تم میں موجود) ہیں ؟ ہم نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ ! وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : تم ابوبکر پر کسی کو فضیلت مت دینا

کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔"

(حلیۃ الاولیا، جلد ۷/صفحہ نمبر ۲۶۳/حدیث نمبر ۱۰،۶۳۵)

تخاریج : ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد ۳۰/صفحہ نمبر ۲۱۲/رقم ۶،۳۱۹۔

عبدالعزیز محدث دہلوی، تفسیر عزیزی (اردو)، پارہ تیسواں، جلد ۴/صفحہ نمبر ۴۰۴۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۲۵۶ھ) "صحیح بخاری" میں روایت نقل فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ ۔ (واللفظ صحیح البخاری)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے ظاہری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو خیال نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، پھر ہم نبی پاک ﷺ کے اَصحاب کو چھوڑ دیتے تھے، ایک دوسرے سے کسی کو افضل نہیں جانتے تھے۔"

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النّبی ﷺ، حدیث نمبر ۳،۶۹۷)

تخاریج : ابوداوٗد، سنن ابوداوٗد، کتابُ السُّنّۃ، بابٌ فی التفضیل، حدیث نمبر ۴،۶۲۷۔

ترمذی، سنن الترمذی، کتابُ المناقب، حدیث نمبر ۳،۷۰۷۔

احمد، فضائل الصّحابۃ، صفحہ نمبر ۱۰۹/حدیث نمبر ۵۹۔

ابن ابی شیبہ، المُصَنَّف، جلد ۱۷/صفحہ نمبر ۳۲/حدیث نمبر ۳۳،۵۹۸۔

ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۶۸/حدیث نمبر ۱،۱۹۴۔

ابو یعلی، مسند اَبی یعلیٰ، جلد ۹/صفحہ نمبر ۴۵۴/حدیث نمبر ۵،۶۰۲۔

خلّال، اَلسُّنَّۃ، جلد ا/صفحہ نمبر ۳۸۴/حدیث نمبر ۵۴۰۔

ابن حبّان، صحیح ابن حبّان، جلد ۱۶/صفحہ نمبر ۲۳۷/حدیث نمبر ۷،۲۵۱۔

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۲۲۰/حدیث نمبر ۱۳،۱۳۱۔

لِلالکائی، شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۸۶،ا/حدیث نمبر ۲،۵۹۹۔

ابو نعیم، حِلْیۃُ الاوَلیا، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۲/حدیث نمبر ۶،۱۳۶۔

بیہقی، الاعتقادُ والھَدایۃ اِلیٰ سبیل الرَّشاد، صفحہ نمبر ۵۱۶۔

بغوی، شرحُ السُّنَّۃ، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۸۰/حدیث نمبر ۳،۸۷۰۔

خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، جلد ۴/صفحہ نمبر/حدیث نمبر ۶،۰۲۵۔

ذَہبی، تاریخ الاسلام ووفَیاتِ المشاھیر والاعلام، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۱۵۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۴۱ھ) اپنی ''مسند'' میں ایک دوسری سند سے یوں روایت فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ: کُنَّا نَعُدُّ، وَرَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ وَأَصْحَابُہُ مُتَوَافِرُوْنَ: أَبُوْبَکْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْکُتُ۔

(اِسنادہٗ صحیح، واللفظ مسند الامام احمد)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ہم (صحابہ میں افضلیت کی) یوں درجہ بندی کیا کرتے تھے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (ظاہراً) باحیات تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بھی کثیر تعداد میں موجود تھے: ابوبکر، عمر، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پھر ہم خاموش ہو جاتے۔'' (مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۴،۶۲۶)

تخاریج : ابوداوٗد، سنن ابوداوٗد، کتاب السُّنَّۃ، بابٌ فی التفضیل ، حدیث نمبر ۴،۶۲۸۔
ابن ابی شیبہ، المُصَنَّف ، جلد ۱۷/صفحہ نمبر ۳۳/صفحہ نمبر ۵۹۹، ۳۳۔
ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنَّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۶۸/حدیث نمبر ۱۹۵، ۱۔
ابویعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۱۶۱/حدیث نمبر ۵،۶۰۲۔
خَلاَّ ل، اَلسُّنَّۃ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۳۸۴/حدیث نمبر ۵۴۱۔
ابن ابی حاتم، کتابُ العِلَلْ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۴۲/حدیث نمبر ۲،۵۷۴۔
طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۲۶۵/حدیث نمبر ۱۳،۳۰۱۔

امام سلیمان بن احمد الطبرانی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۶۰ھ) نے اپنی ''المعجم'' میں اِن الفاظ میں اِس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَیٌّ : أَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا ﷺ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ) ، وَیَسْمَعُ ذٰلِكَ النَّبِیِّ ﷺ وَلَا یُنْكِرُهُ۔ (اِسنادہٗ صحیح، واللفظ طبرانی المعجم)

''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں : ہم صحابہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں کہا کرتے تھے کہ اِس اُمَّت میں نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر اور عمر اور عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں، اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے اور اِس پر اِنکار نہ فرماتے تھے۔''

(طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۲۲۱/حدیث نمبر ۱۳،۱۳۲)

تخاریج : احمد، فضائل الصحابۃ، صفحہ نمبر ۱۰۹/حدیث نمبر ۵۹۔
[ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنَّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۶۸/حدیث نمبر ۱۹۶، ۱۔

ابو یعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۹ / صفحہ نمبر ۴۵۶ / حدیث نمبر ۵،۶۰۴۔

طبرانی، مسندُ الشَّامیِّین، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۴۰ / حدیث نمبر ۱،۷۶۴۔

ابن شاہین، شرح مذاھب اہل السُّنّة، صفحہ نمبر ۳۰۵ / حدیث نمبر ۱۹۱۔

لِلالکائی، شرح اُصولِ اعتقاد اھل السنة والجماعة، جلد ۲ / صفحہ ۱۸۷،۱ / حدیث نمبر ۲،۶۰۲۔

امام علی ابن حسن ابن ھبۃ اللہ ابن عساکر علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۵۷۱ھ) کی روایت کے الفاظ یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُفَضِّلُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)۔

''حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اُس وقت جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ظاہری حیات میں) موجود تھے، ہم صحابہء کرام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو بالترتیب افضل جانتے تھے۔''

(ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد ۳۰ / صفحہ نمبر ۳۴۶)

تخریج: سیوطی، تاریخ الخُلَفَاء، باب: فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، صفحہ نمبر ۱۲۱۔

اِن اَحادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ ء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے درمیان فضیلت واَفضلیت کا فرق موجود تھا۔ جس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہ جملے ''كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' (یعنی ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ میں)۔ ''كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ''(یعنی ہم صحابہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں کہا کرتے)۔ اور ''وَيَسْمَعُ ذٰلِكَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُنْكِرُهُ'' (اور یہ

بات نبی اکرم ﷺ سنتے اور اِس پر اِنکار نہ فرماتے تھے) صاف واضح کر رہے ہیں کہ بالترتیب اَصحابِ اَربعہ کی اَفضلیت کا عقیدہ صحابہء کرام میں اِجماعی تھا۔ اور اِس اجماع پر رسول اللہ ﷺ کی قولی وسکوتی مہر ثبت تھی۔

:: ترتیب افضلیتِ صحابہ اور اجماعِ اُمت ::

امام محمد بن عبداللہ الحاکم علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۰۵ھ) اپنی کتاب "معرفۃ عُلوم الحدیث وکمیّۃِ أجناسہ" میں صحابہء کرام کے اَفضلیت کے اِعتبار سے اُن کی ترتیب و طبقات کو بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں۔

فَأَوَّلُهُمْ : قَوْمٌ أَسْلَمُوْا بِمَكَّةَ ، مِثْلُ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَلِيٍّ ، وَغَيْرَهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ،

--- وَالطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مِنَ الصَّحَابَةِ : أَصْحَابُ دَارِ النَّدْوَةِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا أَسْلَمَ ، وَأَظْهَرَ إِسْلَامَهُ ، حَمَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلٰى دَارِ النَّدْوَةِ فَبَايَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ۔

وَالطَّبَقَةُ الثَّالِثَةُ مِنَ الصَّحَابَةِ : الْمُهَاجِرَةُ إِلَى الْحَبَشَةِ۔

وَالطَّبَقَةُ الرَّابِعَةُ مِنَ الصَّحَابَةِ : الَّذِيْنَ بَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ الْعَقَبَةِ (الْأُوْلٰى) ، يُقَالُ فُلَانٌ عَقَبِيٌّ ، وَفُلَانٌ عَقَبِيٌّ۔

وَالطَّبَقَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الصَّحَابَةِ : أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ الثَّانِيَةِ ، وَأَكْثَرُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

وَالطَّبَقَةُ السَّادِسَةُ : أَوَّلُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ وَصَلُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءٍ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَدِيْنَةَ وَبَيْنِيَ الْمَسْجِدَ -

وَالطَّبَقَةُ السَّابِعَةُ : أَهْلُ بَدْرٍ الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ : لَعَلَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ : اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ -

وَالطَّبَقَةُ الثَّامِنَةُ : الْمُهَاجِرَةُ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا بَيْنَ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ -

وَالطَّبَقَةُ التَّاسِعَةُ : أَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ الَّذِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيْهِمْ : لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - (الفتح/۱۸)---

--- وَالطَّبَقَةُ الْعَاشِرَةُ مِنَ الصَّحَابَةِ : الْمُهَاجِرَةُ بَيْنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْفَتْحِ ، مِنْهُمْ : خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، وَعَمْرُوبْنُ الْعَاصِ ، وَأَبُوْهُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَفِيْهِمْ كَثْرَةٌ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَنِمَ خَيْبَرَ قَصَدُوْهُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ مُهَاجِرِيْنَ، فَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْهِمْ -

وَالطَّبَقَةُ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ : هُمُ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا يَوْمَ الْفَتْحِ ، وَهُمْ جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، مِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ طَائِعًا وَمِنْهُمْ مَنِ اتَّقَى السَّيْفَ ، ثُمَّ تَغَيَّرَ ، وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ أَعْلَمُ بِمَا أَضْمَرُوْا وَاعْتَقَدُوْا -

ثُمَّ الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ عَشْرَةَ : صِبْيَانٌ وَأَطْفَالٌ رَأَوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، وَفِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَغَيْرِهَا ، وَعِدَادُهُمْ فِي الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ : السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِيْ صُعَيْرٍ ، فَإِنَّهُمَا قَدِمَا

إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ وَدَعَا لَهُمَا، وَلِجَمَاعَةٍ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِمْ ، وَ مِنْهُمْ : أَبُوْ الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ ، وَ أَبُوْ جُحَيْفَةَ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَإِنَّهُمَا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ الطَّوَافِ وَ عِنْدَ زَمْزَمَ ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ أَنَّهٗ قَالَ : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ،وَإِنَّمَا هُوَ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

’’پہلا طبقہ : صحابہ میں (اَفضلیت میں) سب سے اوّل طبقہ اُن لوگوں کا ہے جنھوں نے مکۂ معظمہ میں اِسلام قبول کیا، جیسے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

صحابہ میں دوسرا طبقہ : دَارُ النَّدوۃ میں جمع ہونے والے صحابہ کا ہے۔اور وہ اِس طرح کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسلام قبول کیا،اور اپنے اِسلام کو ظاہر کیا،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دارالندوۃ لے گئے جہاں اہلِ مکہ کی ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیعت کی۔

صحابہ میں تیسرا طبقہ : اُن حضرات کا ہے جنھوں نے حَبْشَہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

صحابہ میں چوتھا طبقہ : اُن صحابہ کا ہے جنھوں نے بیعتِ عَقبۂ اُولی کی،اُن صحابہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فُلاں صحابی عَقبہ والے ہیں اور فُلاں صحابی عَقبہ والے ہیں۔

صحابہ میں پانچواں طبقہ : اُن اَصحاب کا ہے جو بیعتِ عَقبۂ ثانیہ میں شریک ہوئے،اور اُن میں اکثریت اَنصار صحابہ کی تھی۔

صحابہ میں چھٹا طبقہ : اُن مہاجرین اوّلین کا ہے جو ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے مدینہ منورہ میں داخل ہونے اور مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے مقام قُبا میں آ کر ملے۔

صحابہ میں ساتواں طبقہ : اہل بدر کا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : اللہ عزَّ وجل نے اہلِ بدر پر شفقت وعنایت فرمائی اور فرمایا : تم جو چاہو عمل کرو، تمہیں معاف کر دیا ہے۔

آٹھواں طبقہ : اُن مہاجرین صحابہ کا ہے جنھوں نے بدر اور حُدَیْبِیَہ کے درمیانی زمانے میں (مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت کی۔

نواں طبقہ : اہل بیعتِ الرِّضوان صحابہ ء کرام کا ہے، اُن حضرات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی : ''(اے محبوب) بیشک اللہ اُن مؤمنین سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔'' (الفتح/۱۸)۔۔۔۔

صحابہ میں دسواں طبقہ : اُن حضرات کا ہے جنھوں نے واقعہ حُدَیْبِیَہ اور فتح مکہ کے درمیانی زمانے میں (اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ) ہجرت کی تھی، اُن میں : حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابو ہریرہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بکثرت صحابہ شامل ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کا مالِ غنیمت حاصل کیا تو ہر طرف سے لوگ ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آنے لگے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنھیں مال سے نوازتے تھے۔

گیارھواں طبقہ : اُن صحابہ کا ہے جو فتح مکہ کے دن اِسلام لائے اور وہ جماعتِ قریش کے اَفراد تھے۔ اُن میں سے کوئی تو دِل سے اِسلام لایا اور اُن میں سے کوئی تلوار کے خوف سے۔ پھر اُن میں تغیّر ہوا، اللہ عزَّ وجل ہی بہتر جانتا ہے جو اُنھوں نے پوشیدہ رکھا اور جو ظاہر کیا۔

بارھواں طبقہ : اُن کم عمر اور چھوٹے بچوں کا ہے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے موقع پر یا حَجَّۃَ الوَداع و دیگر مواقع پر دیکھا، اور اُن کی ایک تعداد صحابہ میں موجود تھی، ان میں سائِب بن یزید، عبداللہ بن ثَعلبہ بن اَبی صُعَیر ہے۔ یہ دونوں ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے اُن کیلئے دعا فرمائی۔ اور اِس جماعت صحابہ (کی تعداد اِس قدر ہے کہ اُن) کے ذِکر سے کتاب طویل ہو جائے گی، اور اُن صحابہ میں حضرت ابو طُفَیل عامِر بن وَاثلۃ اور حضرت ابو جُحَیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں، اِن دونوں نے نبی کریم ﷺ کو طواف کرتے ہوئے اور زَم زَم کے پاس دیکھا۔ اور یہ روایت صحت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے مَروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا : فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں، البتہ جہاد اور اچھی نیت باقی ہے۔''

(معرفۃ علوم الحدیث، صفحہ نمبر ۱۵۸ تا ۱۶۴)

امام ابی منصور عبدالقاھر بن طاہر البغدادی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۲۹ھ) اپنی کتاب ''اُصولُ الدِّین'' میں فرماتے ہیں۔

أَصْحَابُنَا مُجْمِعُونَ عَلٰی أَنَّ أَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ، ثُمَّ السِّتَّةُ الْبَاقُونَ بَعْدِهِمْ إِلٰی تَمَامِ الْعَشَرَةِ، وَهُمْ : طَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ الْبَدْرِيُّوْنَ، ثُمَّ أَصْحَابُ أُحُدٍ، ثُمَّ أَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بِالْحُدَيْبِيَةِ۔

''ہمارے اَصحاب کا اِس بات پر اجماع ہے کہ تمام صحابہء کرام میں سب سے

افضل چار خلفاء (یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔۔۔

پھر اُن کے بعد عشرۂ مُبَشَّرہ میں سے باقی چھ ہیں، اور وہ یہ ہیں : حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد ابن وقّاص، حضرت سعید بن زید بن عَمرو بن نُفَیل، حضرت عبد الرحمن بن عوف، اور حضرت ابوعُبَیدَہ ابن جرّاح (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)، پھر بدری صحابہ ہیں، پھر اصحابِ اُحُد ہیں، پھر مقام حُدَیْبِیَہ میں بیعت الرِّضون کرنے والے صحابہ ہیں۔"

(اصولُ الدِّین، المسالۃ السادسۃ، فی بیان الافضل من الصحابۃ، صفحہ نمبر ۳۳۱)

سردار اولیاء سرکار غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرِّضون (المتوفی ۵۶۱ھ)

اپنی کتاب "غُنْیَۃُ الطَّالبین" میں فرماتے ہیں۔

وَیعتقد أَھْلُ السُّنَّةِ أَنَّ أُمَّةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرِ الْاُمَمِ أَجْمَعِیْنَ ، وَأَفْضَلَهُمْ أَهْلِ الْقَرْنِ الَّذِیْنَ شَاهِدوه وَآمَنُوْا بِهِ ---

وَأَفْضَل أَهْل الْقُرُوْن أَهْل الْحُدَیْبِیَةِ الَّذِینَ بَایِعُوْهُ بَیْعَةِ الرَّضْوَانِ وَهُمْ اَلْفِ وَأَرْبَعِمائَةٍ رَجُل- وَأَفْضَلَهُمْ أَهْلُ بَدْرٍ وَهُمْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَة عَشَرَ رَجُلاً عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوت- وَأَفْضَلَهُمُ الْأَرْبَعُوْنَ أَهْلِ دَارِ الْخَیْزَرَان الَّذِیْنَ کَمَلُوْا بِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ- وَأَفْضَلَهُمُ الْعَشَر الَّذِیْنَ شَهِدلَهُمُ النَّبِیِّ ﷺ بِالْجَنَّة وَهُمْ : أَبُوْبَکْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِیٍّ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَیْرَ، وَعَبْدالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٍ ، وَسَعِیْدٍ ، وَأَبُوعُبَیْدَةَ بْن الْجَرَّاحِ- وَأَفْضَلُ هٰؤُلَاءِ الْعَشْرَةِ الْأَبْرَارِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدُوْنَ الْأَرْبَعَةُ الْأَخِیَار- وَأَفْضَل الْأَرْبَعَة أَبُوْبَکْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ ، ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ-

"اہلِ سُنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبیِ پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت تمام اُمّتوں سے بہتر ہے۔اور اُن میں افضل آپ ﷺ کے زمانے کے لوگ (یعنی صحابہء کرام) ہیں،جنھوں نے آپ کی زیارت کی اور آپ پر ایمان لائے۔۔۔صحابہ میں سے افضل اہل حُدَیْبِیَہ ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعتِ رضوان کا شرف حاصل کیا، اور وہ چودہ سو (۱۴۰۰) لوگ ہیں۔اور اُن میں سے افضل اہلِ بدر ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) ہیں جو اَصحابِ طَالُوت کی تعداد کے برابر ہیں۔اور پھر اُن میں سے چالیس (۴۰) اَفرادِ خیزرَان والے ہیں جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اور اُن میں سے افضل دس (عشرہٴ مبشرہ) ہیں جن کے جنّتی ہونے کی نبی کریم ﷺ نے بشارت دی اور وہ یہ ہیں : حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ پھر اِن میں افضل دس (۱۰) نیکوکار حضرات خلفاء راشدین ہیں۔اور اُن چاروں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔"

(غُنْیَۃُ الطَّالبین، القسم الثانی : فصل فی فضل الامۃ المحمدیۃ علی سائر الامم۔۔، جلد ا ، صفحہ نمبر ۱۵۷)

امام محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۶۷۱ھ) اپنی تفسیر قرآن "الجامع الاحکامِ القرآن (المعروف تفسیر قرطبی)" میں نقل فرماتے ہیں۔

أَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ عَلٰى أَنَّ أَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ ، ثُمَّ السِّتَّةُ الْبَاقُوْنَ إِلٰى تَمَامِ الْعَشَرَةِ ، ثُمَّ الْبَدْرِيُّوْنَ، ثُمَّ أَصْحَابُ أُحُدٍ ، ثُمَّ أَهْلُ بَيْعَةِ

الرِّضْوَانِ بِالْحُدَیْبِیَةِ - وَ فِیْ نَصِّ الْقُرْآنِ تَفْضِیْلُ السَّابِقِیْنَ الْأَوَّلِیْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْأَنْصَارِ ، وَهُمُ الَّذِیْنَ صَلَّوْا اِلَی الْقِبْلَتَیْنِ فِیْ قَوْلِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَطَائِفَةٍ ، وَ فِیْ قَوْلِ الشَّعْبِیِّ : هُمُ الَّذِیْنَ شَهِدُوْا بَیْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبِ الْقُرَظِیِّ وَ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ أَنَّهُمَا قَالَا : هُمْ أَهْلُ بَدْرٍ ، رَوَی ذٰلِكَ عَنْهُمَا ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ -

’’ہمارے اصحاب کا اِس پر اجماع ہے کہ تمام صحابہء کرام میں سب سے افضل چار خلفاء (حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم) ہیں ۔ پھر اُن کے بعد عشرۂ مبشرہ میں سے باقی چھ ہیں، پھر بدری صحابہ، پھر اصحاب اُحُد ، پھر مقام حدیبیہ میں بیعتِ رضوان والے صحابہ ہیں، اور پھر نصِّ قرآن میں مہاجرین اور اَنصار صحابہ میں سے سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی فضیلت ہے۔ حضرت سعید بن المسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور دیگر حضرات کے قول کے مطابق قبلتَین (یعنی بیت المقدس اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے) والے صحابہ افضل ہے۔ اور امام شعبی (علیہ الرحمہ) کا قول ہے کہ : وہ افضل ہے جنھوں نے بیعتِ رضوان میں شرکت کی۔ جبکہ محمد بن کعب القرظی اور عطاء بن یسار (علیہما الرَّحمہ) سے روایت ہے، دونوں کہتے ہیں کہ: سابقین اَوّلین سے مراد اہل بدر ہیں ۔ امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے اِن دونوں ائمہ سے اِسی مؤقف کو روایت کیا ہے۔‘‘

(قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۲۳۶)

اِسی طرح امام محمد بن عبد الرحمن السَّخَاوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۹۰۲ھ) نے بھی

اپنی کتاب ''فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث'' جلد ۴ رصفحہ نمبر ۱۲۰ پر اِسے نقل کیا ہے۔

امام ابی زکریا یحییٰ بن شرفُ الدِّین النووی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۶۷۶ھ)
اپنی تین کتابوں میں ''شرح مسلم'' اور ''ارشادُ طُلّابِ الحقائق اِلی معرفۃِ سنن خیر الخلائق''
اور ''المنھل الرّاوی من تقریب النواوی'' میں نقل فرماتے ہیں۔

وَأَتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَهُمْ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ جُمْهُوْرِهِمْ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيٍّ ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ السُّنَّةِ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ بِتَقْدِيْمِ عَلِيٍّ عَلَى عُثْمَان ، وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْر تَقْدِيْمُ عُثْمَانَ ، قَالَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ : أَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ عَلٰى أَنَّ أَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَذْكُوْرَ ، ثُمَّ تَمَامِ الْعَشَرَةِ، ثُمَّ أَهْلُ بَدْرٍ ، ثُمَّ أُحُدٍ ، ثُمَّ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ وَمِمَّنْ لَهُ مَزِيَّةٌ أَهْلُ الْعَقَبَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَكَذٰلِكَ السَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ ، وَهُمْ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَتَيْنِ فِيْ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَطَائِفَةٍ ، وَفِيْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ : أَهْلُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَفِيْ قَوْلِ عَطَاءٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَهْلُ بَدْرٍ۔

''اہل سنت کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ (صحابہ میں) سب سے افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جمہور علماء نے کہا کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور کوفہ کے بعض علماء اہل سنت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقدیم کے قائل تھے، اور صحیح و مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر) مقدم ہے۔ امام ابو منصور البغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : ہمارے اَصحاب کا اِجماع ہے کہ (تمام صحابہ کرام میں)

سب سے افضل چار خلفاء (حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں اُسی ترتیب کے اِعتبار سے جو خلافت کی ہے، پھر عشرۂ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر، پھر اصحاب اُحُد، پھر حُدَیْبِیَہ میں بیعتِ رضوان والے صحابہ، اور (پھر) وہ جو اَنصار میں سے عَقبتَین (یعنی بیعتِ عَقبۂ اُوْلیٰ اور بیعتِ عَقبۂ ثانیہ) والے ہیں، اور اِسی طرح سابقین واوّلین (یعنی جو ایمان لانے میں اوّل ہیں)، اور حضرت سعید بن مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور دیگر حضرات کے قول کے مطابق قبلتَین (یعنی جنھوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی)۔

اور امام شَعْبِی (علیہ الرحمہ) کا قول ہے کہ : (پھر) بیعتِ رضوان والے صحابہ اَفضل ہیں۔

اور امام عطاء اور امام محمد بن کعب (علیہما الرحمہ) کا قول ہے کہ اہل بدر والے۔

حوالجات : نووی، شرح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، جلد ۱۵/صفحہ نمبر ۱۴۸۔

نووی، ارشاد طلاب الحقائق، صفحہ نمبر ۱۹۷۔

نووی، تقریب النواوی، صفحہ نمبر ۱۶۴۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۱۱ھ) اپنی کتاب ''تدریب الرّاوی'' میں نقل فرماتے ہیں۔

أَفْضَلُهُمْ عَلَى الْإِطْلَاقِ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِإِجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ ، هَذَا قَوْلُ جُمْهُوْرِ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَحَكَى الْخَطَّابِيُّ عَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ الْكُوْفَةِ تَقْدِيْمَ عَلِيٍّ عَلَى عُثْمَانَ ، وَبِهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرُ بْنُ خُزَيْمَةَ - قَالَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ : أَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ ، ثُمَّ تَمَامُ الْعَشَرَةِ ، ثُمَّ أَهْلُ بَدْرٍ، ثُمَّ أُحُدٍ ، ثُمَّ بَيْعَةِ الرِّضْوَان ،

وَمِمَّنْ لَهُمْ مَزِيَّةٌ أَهْلُ الْعَقَبَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ ، وَهُمْ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَتَيْنِ فِيْ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَطَائِفَةٍ ، وَفِي قَوْلِ الشَّعْبِيِّ : أَهْلُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَفِيْ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَعَطَاءِ أَهْلُ بَدْرٍ ۔

”(صحابہء کرام میں) مطلقاً سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِس پر تو اہل سنت کا اجماع ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں، یہ جمہور اہل سنت کا قول ہے۔ امام خطّابی (علیہ الرحمہ) نے روایت کیا کہ کوفہ کے علماء اہلسنت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور یہ قول امام ابوبکر خُزَیمہ (علیہ الرحمہ) کا ہے۔ امام ابومنصور البغدادی (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں : ہمارے اصحاب کا اِس بات پر اجماع ہے کہ (تمام صحابہء کرام میں) سب سے افضل چار خلفاء (حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم) ہیں، پھر عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر، پھر اصحاب اُحُد ، پھر اہل بیعتِ الرضون ، اور (پھر) وہ جو اَنصار میں سے عَقَبَتَین (یعنی بیعتِ عَقبہ اُولیٰ اور بیعتِ عَقبہ ثانیہ) والے ہیں، اور سابقین واوّلین (یعنی جو ایمان لانے والوں میں اول ہیں)، اور حضرت سعید بن مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور دیگر حضرات کا قول ہے: اور (پھر) وہ قبلتین والے (جنھوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی)۔ اور امام شَعْبی (علیہ الرحمہ) کا قول ہے کہ : (پھر) اہل بیعتِ الرِّضوان ۔ اور امام عطاء اور امام محمد بن کعب (علیہما الرحمہ) کا قول ہے کہ (پھر) اہل بدر والے۔“

(تدریب الرَّاوی، النوع التاسع والثلاثون، معرفۃ الصحابۃ، جلد ۲ر صفحہ نمبر ۱۲۸)

یہی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی ایک دوسری کتاب "تاریخ الخُلَفَاء" میں فرماتے ہیں۔

أَجْمَعَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى أَنَّ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، ثُمَّ عَلِيٌّ ، ثُمَّ سَائِرِ الْعَشَرَةِ، ثُمَّ بَاقِيْ أَهْلُ بَدْرٍ، ثُمَّ بَاقِيْ أَهْلِ أُحُدٍ ، ثُمَّ بَاقِيْ أَهْلِ الْبَيْعَةِ ، ثُمَّ بَاقِي الصَّحَابَةِ۔

"اہل سنت کا اِس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ بالترتیب پھر عشرۂ مُبَشَّرہ، پھر باقی اہل بدر، پھر باقی اہل اُحد ، پھر باقی اہل بیعتِ الرِّضوان، پھر باقی تمام صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔"

(تاریخ الخلفاء، باب : فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، صفحہ نمبر ۱۲۱)

امام شہاب الدین احمد ابن حجر المکی الہیتمی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۷۳ھ) اپنی معرکۃ الآراء کتاب "الصَّواعق المحرِقۃ" میں نقل فرماتے ہیں۔

أَجْمَعَ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّحَابَةِ أَبُوْبَكْرٍ، فَعُمَرُ، فَعُثْمَانُ ، فَعَلِيٌّ ، فَبَقِيَّةُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِيْنَ بِالْجَنَّةِ ، فَأَهْلُ بَدْرٍ ، فَبَاقِيْ أَهْلِ أُحُدٍ ، فَبَاقِيْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ ، فَبَاقِي الصَّحَابَةِ۔

"اہل سنت و جماعت کا اِس پر اجماع ہے کہ صحابہء کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سب سے افضل حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔ پھر باقی

عشرۂ مُبَشَّرہ جو جنتی ہیں، پھر اہل بدر افضل ہیں، پھر باقی اہل اُحُد، پھر حُدَیْبِیَہ کے باقی اہل بیعت الرِّضوان افضل ہیں، پھر باقی صحابہء کرام افضل ہیں۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

(الصَّواعِق المحرِقة، باب : الخاتمۃ، صفحہ نمبر ۵۸۱)

امام نورالدین علی بن محمد سلطان المعروف ملاّ علی القاری علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۰۱۴ھ) ''مِنح الرّوض الازھر فی شرح الفِقہِ الاکبر'' میں نقل فرماتے ہیں۔

فَقَالَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِیُّ مِنْ أَكَابِرِ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ : أَجْمَعَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَ الصَّحَابَةِ أَبُوْ بَكْرٍ، فَعُمَرُ، فَعُثْمَانُ، فَعَلِيٌّ، فَبَقِيَّةُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ، فَأَهْلُ بَدْرٍ، فَبَاقِيْ أَهْلِ أُحُدٍ، فَبَاقِيْ أَهْلِ بَيعةِ الرِّضْوَانِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، فَبَاقِي الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

''حضرت امام ابو منصور البغدادی (علیہ الرحمۃ والرضوان) جو اکابر ائمہ شافعیہ میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں : اہل سنت و جماعت کا اِس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہء کرام میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر عشرۂ مبشرہ جو جنتی ہیں، پھر اہل بدر، پھر باقی اہل اُحُد، پھر باقی صلح حُدَیْبِیَہ کے اہل بیعتِ الرِّضوان، پھر باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔''

(شرحُ الفِقہِ الاکبر، باب : افضلیۃ الصحابۃ بعد الخلفاء، صفحہ نمبر ۲۴۴)

حضرت محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی کتاب ''تکمیلُ الایمان'' میں فرماتے ہیں۔

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ علیہم الرِّضوان ساری اُمَّت سے افضل اور بہترین ہے، اللہ تعالیٰ نے اُنھیں آپ ﷺ کی صحبت اور نُصرت کے لیے پسند کیا اور مِلَّتِ محمدیہ ﷺ اور دینِ اسلام کی عظمت اُن صحابہ علیہم الرِّضوان سے بلند ہوئی۔۔۔۔ چاروں خلفاء راشدین علیہم الرضوان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہوئے ہیں تمام صحابہء کرام سے افضل تھے۔ اِسلام میں اِن چار خلفاء کے مناقب، درجات اور فضائل اِس قدر ہیں کہ تمام صحابہ علیہم الرضوان کے پاس اُتنی نیکیاں نہیں۔۔۔۔ چاروں خلفاء کے بعد عشرۂ مبشرہ کی فضیلت آتی ہے۔ یہ دس صحابہ ہیں جنھیں پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔۔۔۔ عشرۂ مبشرہ کے بعد اہلِ بدر کو فضیلت حاصل ہے۔۔۔۔ اہلِ بدر کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) ہیں، یہ سارے کے سارے قطعی جنتی ہیں۔۔۔۔ اہلِ بدر کے بعد غزوۂ اُحُد میں شریک ہونے والوں کا رُتبہ آتا ہے۔۔۔۔ اہلِ اُحُد کے بعد بیعتِ الرِّضوان والوں کا نام آتا ہے۔ بیعتِ رضوان اُس بیعت کا نام ہے جو مسلمانوں نے صلح حُدَیْبِیَہ کے بعد نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کی تھی۔۔۔۔ یہ سارے اَصحاب اہلِ بہشت میں سے ہیں۔‘‘

(مُلَخَّص: تکمیل الایمان (اُردو)، صفحہ نمبر ۱۷۳ تا ۱۹۷)

حضرت صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۶۷ھ) اپنی تصنیفِ لطیف ’’بہارِ شریعت‘‘ میں فرماتے ہیں۔

’’بعد انبیاء و مرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلَک سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔۔۔۔ افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزَّ وجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔۔۔۔ اِن کی خلافت بر ترتیبِ

فضیلت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ اَفضیلت بر ترتیبِ خلافت۔۔۔۔خلفاءِ اَربعہٗ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشرہ وحضرات حسنَین واصحابِ بدر، واصحابِ بیعتِ الرِّضوان کیلئے اَفضلیت ہے، یہ سب قطعی جنتی ہیں۔"

(مُلَخَّص : بہارِ شریعت، جلد ۱/ حصہ اوّل/صفحہ نمبر ۲۴۱۔۲۴۹)

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ) اپنی مشکوۃ شریف کی شرح "مرآۃُ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح"، میں نقل فرماتے ہیں۔

"صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل، رُوئے زمین کے سارے وَلی غوث قُطب ایک صحابی کے گردِ قدم کو نہیں پہنچتے۔(پھر) صحابہ میں خلفاءِ الرِّاشدین بہ ترتیبِ خلافت افضل ہیں۔ پھر عشرۂ مبشرہ، پھر بدر والے، پھر بیعتِ رضوان والے، پھر قِبلتَین (جنھوں نے بیت المقدس اور کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھی)، کوئی صحابی فاسق نہیں سب عادل ہیں۔"

(مراۃ المناجیح، باب مناقب الصحابہ، جلد ۸/صفحہ نمبر ۳۰۱)

:: شیخین کی اَفضلیت کا منکر گمراہ و بدعتی ہے ::

گذشتہ صفحات میں ہم قدرے تفصیل کے ساتھ صحابہ ء کرام وائمہ اہل سنت کے حوالے سے یہ بیان کر آئے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کا ہمیشہ سے یہ اِجماع رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصَّلوۃ والسَّلام کے بعد تمام اوّلین وآخرین میں سب سے افضل و اعلیٰ خلفاءِ اَربعہ (یعنی حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذُوالنُّورَین، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہم) ہیں ۔ پھر اِن چاروں میں بھی شیخین (یعنی حضرت سَیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سَیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) افضل ہیں ۔

دورِ خلافتِ شیرِ خدا، حیدرِ کرَّار، مولائے کائنات، سَیِّدُ نا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم میں جب بعض لوگوں نے عقیدہَ افضلیتِ شیخین کے اِس اِجماعی عقیدہ میں رَخنہ اَندازی ڈالنے کی کوشش کی۔ اور لوگوں کو یہ باوَر کرانا چاہا کہ حضرت مولیٰ علی کرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم شیخین (حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے اَفضل ہے تو ایسے لوگوں کے بارے میں خود مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرَّ م اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم نے جس تیور میں، جس سختی کے ساتھ جو حکم صادِر فرمایا، ذرا اُسے بھی ملاحظہ فرمالیں ۔

عَنِ الْحَکَمِ بْنِ جَحْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، یَقُوْلُ : لَا یُفَضِّلُنِیْ أَحَدٌ عَلَى أَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَّا جَلَدْتُّهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ ۔

”حکم بن جَحْل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں : میں نے حضرت سَیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا : کوئی مجھے حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت نہ دے، ورنہ میں اُسے اِفتراء (جھوٹ و بہتان باندھنے) کی حد میں کوڑے لگاؤں گا۔“

تخاریج : احمد، فضائل الصَّحابۃ، صفحہ نمبر ۹۹/حدیث نمبر ۴۹۔

ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنَّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۷۵/حدیث نمبر ۲۱۹،۱۔

الآجری، کتابُ الشَّریعۃ، جلد ۵/صفحہ نمبر ۳۲۶،۲/حدیث نمبر ۸۱۳،۱۔

لِلا لکائی، شرح اُصولِ اعتقاد، صفحہ نمبر ۲۱۷،۱/حدیث نمبر ۲،۶۷۸۔

محمد بن علی العُشَاری، فضائل ابی بکر الصِّدیق، صفحہ نمبر ۶۳/حدیث نمبر ۳۹۔

بیہقی، الاعتقاد والھدایۃ اِلی سبیل الرَّشاد، صفحہ نمبر ۵۰۴۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد ۳۰/ صفحہ نمبر ۳۸۳۔

محب الدّین طَبری، الرِّیاضِ النَّضرہ، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۳۸۰/ حدیث نمبر ۲۸۱۔

ابن تیمیہ، الصَّارِمُ المَسلول علی شاتمِ الرَّسول، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۱۰۵،۱۔

ابن کثیر، البدایہ والنّھایہ، جلد ۱۴/ صفحہ نمبر ۲۲۳ (ثم دخلت سنۃ ثمان عشرۃ ومائتین)۔

سیوطی، تاریخُ الخُلَفَاء، باب: فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، صفحہ نمبر ۱۲۲۔

ابن حجر المکی، الصَّواعق المُحرِقۃ، الباب الثالث، صفحہ نمبر ۱۸۶۔

المتقی ہندی، کنز العُمّال، جلد ۱۳/ صفحہ نمبر ۲/۷/ حدیث نمبر ۳۶،۱۵۷۔

عبدالحق، تکمیل الایمان، صفحہ نمبر ۱۹۱۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہے۔

قَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ : سَبَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ ، وَثَلَّثَ عُمَرَ ، فَلَا أُوتی بِرَجُل فَضَّلَنِیْ عَلَى أَبِیْ بَكْرٍ اِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً وَطَرَحُ الشَّهَادَةِ۔

"حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے ہیں، اور دوسرا نمبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، اور تیسرا نمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، میرے پاس کسی ایسے شخص کو نہ لایا جائے جو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتا ہو، (ورنہ) میں اُس پر اِفتراء (جھوٹ) باندھنے کی حد اَسّی (۸۰) کوڑے لگاؤں گا اور اُس کی شہادت رَدّ کردوں گا۔"

تخاریج : قرطبی، الجامع الاحکامِ القرآن، جلد ۲۰/ صفحہ نمبر ۲۴۱ (زیرآیت سورۃ الحدید، آیت ۱۰)۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱۳/صفحہ نمبر ۹/حدیث نمبر ۳۶۱۰۲۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اِس فرمانِ پُر جلال کے بعد جو حقیقی مُحِبَّانِ مولیٰ علی ہے اب اُنھیں افضلیتِ شیخین تسلیم کرنے میں کسی قسم کا تردُّد نہیں ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی بابِ مدینۃُ العلم کے اِس حکم نامہ کے بعد اب کسی تفضیلی و نیم رافضی کے کلام وفتوے کی کوئی اہمیت رہ جاتی ہے ! یقیناً ہم غلامانِ مولیٰ علی کیلئے تو بس یہ فرمان ہی کافی ہے۔

امام السنۃ ابی بکر احمد بن محمد ابن ہارون الخَلَّال علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۳۱۱ھ) اپنی تصنیف ''السُّنَّۃ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

قُلْتُ لِمَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ : أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَكَ أَفْضَلُ أَوْعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ؟ قَالَ : فَارْتَعَدَ حَتّٰى سَقَطَتْ عَصَاهُ مِنْ يَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّيْ أَبْقٰى إِلٰى زَمَانٍ يَعْدِلُ بَيْنَهُمَا ! إِنَّهُمَا كَانَا رَأْسَ الْإِسْلَامِ ، وَرَأْسَ الْجَمَاعَةِ۔

''حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا : آپ کے نزدیک حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما افضل ہیں یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں ؟ (راوی) کہتے ہیں : اِس بات کو سنتے ہی حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا، یہاں تک کہ عصا دستِ مبارک سے گر گیا، پھر اُنھوں نے فرمایا : مجھے گمان نہ تھا کہ میں اِس زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ اِن دونوں (یعنی حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے برابر کسی کو بتائیں گے ! بیشک یہ دونوں اِسلام کے سردار اور مسلمانوں کی جماعت کے سردار ہیں۔''

(السُّنَّۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۷۹/حدیث نمبر ۵۲۹)

حضرت مَیمُون بن مِہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۱۶ھ) جلیلُ القدر تابعی ہے۔ اُن کا شمار کِبار علماء وائمہ تابعین میں ہوتا ہے۔اُن کے اِس واقع سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زمانۂ صحابہ وتابعین میں افضلیتِ شیخین کا عقیدہ اِس قدر پُختہ و راسخ تھا کہ اُس کے بَرخلاف کچھ سننے کے اُن کے کان مُتحمِّل نہ تھے۔بلکہ۔

امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۵۸ھ) اپنی کتاب ''الاعتقادُ و الھد ایۃ الی سبیل الرَّشادُ'' میں حضرت سَیِّدُ نا امام محمد بن ادریس الشَّافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۰۴ھ) کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ۔

عَنِ الشَّافِعِیِّ أَنَّہُ قَالَ: مَا اخْتَلَفَ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَ التَّابِعِیْنَ فِیْ تَفْضِیْلِ أَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ، وَتَقْدِیْمِھِمَا عَلَی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ۔

''حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں : صحابہء کرام اور تابعین میں سے کسی نے بھی حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے افضل ہونے اور باقی تمام صحاب سے مُقدَّم ہونے میں اِختلاف نہیں کیا ہے۔''

(الاعتقادُ و الھد ایۃ الی سبیل الرَّشاد، صفحہ نمبر ۵۲۲)

غرض کہ اہل سُنَّت و جماعت کے نزدیک شیخین کی اَفضلیت کا عقیدہ دورِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دَورِ صحابہ، دورِ تابعین وتبع تابعین اور دورِ ائمہ مجتہدین سے لے کر اب تک ہر اَدوار میں اِجماعی چلا آرہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے فُقہاء کرام، معتمد ومستند علماء اہل سُنَّت نے شیخین کی اَفضلیت کے اِنکار کو بدعت وگمراہی بتایا ہے اور جو شخص حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَفضل قرار دے، اُسے اِس اِجماعی عقیدے کا منکر

جان کر بدعتی و اہل سنت سے خارج فرمایا ہے۔ چنانچہ۔

امام اہل سنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۳۴۰ھ) اپنے شہرہ آفاق فتاوی "العطایا النبوۃ فی فتاوی الرّضویۃ" میں "فتح القدیر" جلد ۱/صفحہ ۲۴۸/اور "حاشیہ تبین العلامۃ احمد الشبلی" جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۳۵/کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

مَنْ فَضَّل علیًّا عَلَی الثَّلَاثَۃ فَمُبْتَدِع ، وَان اَنْکَرَ خِلَافَۃِ الصِّدِّیق أَوْ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَھُوَ کَافِرٌ۔

"جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلفاء ثلاثہ (یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے افضل کہے گمراہ ہے، اور اگر حضرت صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا اِنکار کرے تو کافر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۲۵۱)

اُسی فتوی میں مزید آگے "فتاوی بزازیہ" جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۱۹۔ "فتاویٰ عالمگیریہ"، جلد ۳/صفحہ نمبر ۲۶۴۔ "اتحاف الابصار والبصائر" صفحہ نمبر ۱۸۷۔ "واقعات المفتین" صفحہ نمبر ۱۳۔ وغیرہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

اِنْ کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْن وَیَلْعَنُھُمَا (وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالیٰ) فَھُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یفضل عَلِیًّا کَرَّ مَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم عَلَیْھِمَا (یَعْنِیْ أَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا) فَھُوَ مُبْتَدِع۔

"جو حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ کو بُرا کہے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۲۵۲)

حضرت صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۶۷ھ)

اپنی تصنیف "بہار شریعت" میں نقل فرماتے ہیں۔

"جو شخص مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔"

(بہار شریعت، جلد ۱/حصہ اوّل/صفحہ نمبر ۲۴۶)

:: حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما میں افضل کون ؟ ::

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا کہ خلفاءِ اربعہ میں سب سے افضل شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں، اِس پر اہل سنت میں کوئی اختلاف نہیں، اِس پر اِجماع قائم اور اِس کا منکر گمراہ و بدمذہب۔ لیکن جہاں تک حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین اَفضلیت کا معاملہ ہے تو اِس میں بعض علماء نے اِختلاف کیا ہے۔ لیکن جمہور کا اِس پر اتفاق ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تقدیم و فضیلت حاصل ہے۔

اگر اِس موضوع پر تفصیلاً لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں صرف حضرت محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (۱۰۵۲ھ) کی کتاب "تکمیل الایمان" سے ایک اِقتباس نقل کر رہے ہیں، جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ

جامع اور اِس موضوع پر ایک بہترین تحقیق ہے۔ چنانچہ۔

حضرتِ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب ''تکمیل الایمان'' میں فرماتے ہیں۔

''اِن خلفاء علیہم الرِّضوان کی افضلیت اُن کی خلافت کی ترتیب سے شمار کی جائے۔ یعنی سب صحابہ میں افضل ترین سَیِّدُ نا صدیق اکبر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضلیت ثواب کی زیادتی کے پیش نظر ہوتی ہے۔۔۔۔ امام مالک رَحِمَہُ اللہ اور بعض متقدِّمین اہل سنت نے حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے بارے میں توقُّف سے کام لیا ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے جب دریافت کیا گیا کہ ساری امت میں افضل کون ہے ؟ تو آپ نے فرمایا : حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: میں نے دین کے پیشوا سے بارہا پوچھا مگر ایسا کوئی نہ ملا جو ایک کو دوسرے پر افضل قرار دیتا ہو۔ امام الحرمین رَحِمَہُ اللہ کا مسلک بھی اِن دونوں (یعنی حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان افضلیت) کے بارے میں توقف کا ہے۔ اُنہوں نے امام ابو بکر بن خزیمہ رحمہ اللہ کی روایت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل قرار دیا ہے۔

''جواہر الاصول'' میں لکھا ہے کہ علماء اہل کوفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اَفضلیت دیتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رَحِمَہُ اللہ نے یہی نظریہ اِختیار کیا

ہے۔شیخ عمر بن صلاح رحمہ اللہ کے مقدِّمہ میں بھی اہل کوفہ کے مذہب کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر بیان کیا گیا ہے۔۔۔علمائے حدیث میں امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مُقدَّم خیال کیا ہے۔۔۔امام خطابی رحمہ اللہ نے جو کوفہ کے علماء اہل سنت میں سے تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم لکھا ہے۔۔۔امام قَسطلانی رحمہ اللہ نے "شرحِ بخاری" میں لکھا ہے کہ بعض مُتَقَدِّمین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم جانا ہے۔امام سُفیان ثَوری رحمہ اللہ بھی اِسی نظریہ پر پابند تھے۔بعض نے لکھا کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے آخر عمر میں اپنے اِس نظریہ سے رجوع کرلیا تھا۔

امام محی الدین نَوَوِی رحمہ اللہ نے "شرح مسلم" میں لکھا ہے کہ کوفہ کے بعض اہل سنت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کے قائل نہیں تھے۔مگر صحیح اور مشہور قول یہی ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم تھے۔امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الاعتقاد" میں لکھا کہ امام ابوثَور رحمہ اللہ کی امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صحابہ علیہم الرِّضوان اور تابعین میں سے کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقدیم و تاَخُّر میں اختلاف نہیں کیا۔سب کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضیلت میں تقدیم رکھتے ہیں۔اِختلاف تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ میں پایا جاتا ہے۔"

(مُلَخَّص: تکمیل الایمان، باب: صحابہء کرام علیہم الرضوان کی فضلیت۔صفحہ نمبر ۱۸۷ تا ۱۹۰)

تنبیہ : یاد رہے ! ہم اہلِ سُنّت و جماعت کا اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے فرامین پر ایمان ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام میں بعض کو بعض پر اَفضیلت عطا فرمائی ہے ۔ اور بلاشُبہ انبیاء کرام میں سب سے افضل و اعلیٰ، تمام اوّلین وآخرین کے سردار ہمارے پیارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور پھر انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ خلفاء اربعہ ہیں ۔ لیکن اُمتی کا ایک نبی کا دوسرے نبی سے موازنہ کرنا، اور اِسی طرح ایک صحابی کا دوسرے صحابی سے موازنہ کرنا اور اِن میں ایک کو دوسرے پر اِس انداز سے فضیلت دینا کہ اُن میں کسی کی شانِ اقدس میں باظاہر کوئی کمی، یا نقص ظاہر ہو تو یہ ہر گز ہر گز جائز نہیں ۔

:: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عقیدۂ اہلسنت ::

اب آیئے احبابِ معترضین کے دوسرے اعتراض کا جائزہ لیتے ہیں ۔ چنانچہ دوسرا اعتراض یہ بیان کیا گیا ہے کہ میں نے اپنی اُس تقریر میں اَفضلیت کی جو ترتیب بیان کی ہے، اُس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ کہا ہے کہ "اَفضلیت کے درجات میں اُن کا شمار عام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوتا ہے ۔" اِس پر معترضین نے یہ سمجھا کہ میرے اِس جملے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کا پہلو نکلتا ہے ۔ (استغفر واللہ)

مجھے حیرانی ہے کہ ہمارے معترضین احباب نے میرے اِن جملوں سے یہ کیسے نتیجہ اخذ کر لیا کہ معاذ اللہ ! میرے نزدیک حضرت سَیّدُ نا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ

مبارک کوئی اہمیت کی حامل نہیں اور میرا مقصود اُن کی ذات و مرتبہ کو کم تر بتانا ہے ۔

(لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ)

معذرت سے عرض کروں گا، اِس قسم کے اعتراض سے تو خود معترضین صاحبان کا علم دین سے نابلد ہونا ظاہر ہو رہا ہے کہ اُن کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَفضلیت کے درجات میں شمار نہ کرنا توہین ہے ۔تو کیا معاذ اللہ ! وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی صحابی کا افضلیت کی ترتیب میں عام صحابہ میں شمار ہونا توہین آمیز ہے، یا کسی عام صحابی کا کوئی مقام و مرتبہ ہی نہیں ! جبکہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جماعتِ صحابہ میں ایک ایسے صحابی جو سب سے آخر میں ایمان لائے اور حالتِ ایمان میں ایک گھڑی رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا۔ وہ بھی فضیلت و مرتبہ میں تمام امت محمدیہ میں اِس قدر بلند و بالا ہے کہ ائمہ، غوث، قطب، اَبدال، اَوتاد، نجباء، اتقیاء، صوفیا، مجدّدین، محدِّثین، غرض کہ تمام اولیا، وعلماء میں سے کوئی بھی عظمت وفضیلت میں اُس صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا۔اور اِسکی شاہد یہ حدیث پاک ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ ۔ (واللفظ سنن ابو داؤ)

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا : میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو میرے صحابی کے ایک مُد (مٹھی) کے برابر یا نصف مُد کے برابر نہیں ہوسکتا۔‘‘

تخاریج : ابو داوٗد، سنن ابو داوٗد، کتاب السُّنَّۃ، حدیث نمبر ۴،۶۵۸۔

بخاری، کتابُ فضائل اصحابُ النّبی، باب فضائل ابی بکر الصِّدیق، حدیث نمبر ۳،۶۷۳۔

مسلم، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصَّحابۃ، باب: تحریمِ سَبَّ صحابۃ، حدیث نمبر ۶،۴۸۷۔

ترمذی، سنن الترمذی، کتاب المناقب، حدیث نمبر ۳،۸۶۱۔

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل اھل بدر، حدیث نمبر ۱۶۱۔

نسائی، سنن الکبریٰ، کتاب المناقب، جلد ۷/صفحہ نمبر ۲۷۳/حدیث نمبر ۸،۲۵۱۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، باب: مسند ابی سعید الخدری، حدیث نمبر ۱۱،۰۷۹۔

ابن ابی شیبہ، المُصَنَّف، جلد ۱۷/صفحہ نمبر ۶۰۲/حدیث نمبر ۳۳،۰۷۱۔

ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنَّۃ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۴۷۸/حدیث نمبر ۹۸۸۔

ابو یعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۹۶/حدیث نمبر ۱،۱۷۱۔

ابن حبان، صحیح ابن حِبَّان، جلد ۱۶/صفحہ نمبر ۲۳۸/حدیث نمبر ۷،۲۵۳۔

طبرانی، المعجم الصغیر، باب المیم/جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۷۶/حدیث نمبر ۹۸۲۔

لِلالکائی، شرح اُصولِ اعتقاد، صفحہ نمبر ۱۰۶۶/حدیث نمبر ۲،۳۴۴۔

بغوی، شرحُ السُّنَّۃ، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۶۹/حدیث نمبر ۳،۸۵۹۔

یہی نہیں ! بلکہ صحابہ کی فضیلت، مقام و مرتبہ ایسا اَرفع و اعلیٰ ہے کہ ہر صحابی رسول خود تو قطعی جنتی ہے ہی، بلکہ جو اُنھیں بہ حالت ایمان دیکھ لے، اُن کی صحبت اِختیار کریں اور پھر اُس کا وصال ایمان پر ہو تو وہ بھی قطعی جنتی ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ ، أَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ۔

(اِسنادہ حسن، واللفظ سنن الترمذی)

”حضرت سَیِّدُ نا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔“

تخاریج: ترمذی، سنن الترمذی، باب: ماجاء فی فضل من رآی النبی ﷺ، حدیث نمبر ۳،۸۵۸۔

بخاری، التاریخ الکبیر، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۳۴۷/ حدیث نمبر ۳،۰۸۲۔

طبرانی، معجم الکبیر، جلد ۱۷/ صفحہ نمبر ۳۵۷/ حدیث ۹۸۳۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۳۰۸/ حدیث نمبر ۱،۰۳۶۔

دیلمی، مسند الفردوس، جلد ۵/ صفحہ نمبر ۱۱۶/ حدیث نمبر ۷،۶۵۹۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۴۷۶/ حدیث نمبر ۶،۰۱۳۔

مِزّی، تہذیبُ الکمال، جلد ۱۳/ صفحہ نمبر ۳۹۴/ (من اسمہ طلحہ، رقم ۲،۹۶۷)۔

ہیثمی، مجمع الزّوائد، جلد ۹/ صفحہ نمبر ۴۶۷/ حدیث نمبر ۳،۹۷۳۔

ابن حجر المکی، الصَّواعق المحرِقۃ، المقدِّمۃ الاولی، صفحہ نمبر ۵۰۔

سیوطی، الجامع الصغیر، صفحہ نمبر ۵۸۳/ حدیث نمبر ۹،۸۶۷۔

المتقی الھندی، کنز العُمّال، جلد ۱۱/ صفحہ نمبر ۵۳۱/ حدیث نمبر ۱۶،۴۲۲۔

مُناوی، فیض القدیر، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۵۴۷۔

کوئی شک نہیں کہ بحیثیتِ صحابی اِس بشارت عُظمیٰ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی داخل ہے کہ وہ خود تو جنتی ہے اور جن لوگوں نے بہ حالت ایمان اُن کی زیارت کی، اور ایمان پر فوت ہوئے، وہ بھی جنتی ہے۔ لہٰذا بلاشُبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض مخصوص فضائل اپنی جگہ مُسَلَّم۔ اور با تصریح ائمہ دین وعلماء اہل سنت اُن کے صحابی

ہونے کا منکر گمراہ و بدمذہب، اور اُن کی توہین و تذلیل کرنے والا جہنمی ہے۔ چنانچہ۔

حضرت امام قاضی عِیَاض بن موسیٰ المالکی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۵۴۴ھ) اپنی بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مقبول کتاب ''الشِّفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ''، میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ : مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابَهُ أُدِّبَ ، وَقَالَ أَيْضًا : مَنْ شَتَمَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ مُعَاوِيَةَ أَوْ عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ (رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) فَإِنْ قَالَ كَانُوْا عَلٰى ضَلَالٍ وَكُفْرٍ قُتِلَ وَإِنْ شَتَمَهُمْ بِغَيْرِ هٰذَا مِنْ مُشَاتَمَةِ النَّاسِ نُكِّلَ نَكَالاً شَدِيْدًا۔

''امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کی اُسے قتل کر دیا جائے اور جو صحابہ کی شان میں گستاخی کرے اُس کو سزا دی جائے۔ اور مزید فرماتے ہیں: جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَصحاب مثلاً حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت عثمان یا حضرت معاویہ یا حضرت عمر بن عاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو گالی دی اور کہا کہ وہ گمراہ اور کافر تھے (نعوذ باللہ منہا) تو اُسے قتل کیا جائے۔ اور اگر اِس کے علاوہ دوسرا سَبّ و شَتم کا لفظ اِستعمال کیا جسے لوگوں میں گالی سمجھا جاتا ہے تو اُس کو سخت سزا دی جائے۔''

(الشِّفاء، فصل ومن سبَّ آل بیتہ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۰۸)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس قول کو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے بھی اپنے ''مکتوبات ربانی''، دفتر اوّل/حصہ دوّم/مکتوب نمبر ۲۵۱/صفحہ نمبر ۲۷۳/ پر بھی بیان فرمایا ہے۔

حضرت امام شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۶۹ھ)
اپنی تصنیفِ لطیف ''نسیم الرِّیاض شرحِ شِفَاءِ القاضی عِیَّاض'' میں فرماتے ہیں۔

وَمَنۡ یَکُوۡنُ یُطۡعَنۡ فِیۡ مُعَاوِیَۃَ فَذَالِکَ کَلۡبُ مِنۡ کِلَابُ الۡھَاوِیَۃِ۔

''جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کُتّوں میں سے ایک کُتّا ہے۔''

(نسیم الرِّیاض، الجزءالرابع، الباب الثالث، فصل ومن توقیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبرہ، جلد ۴، صفحہ نمبر ۵۲۵)

اب رہا حضرت سَیِّدُ نا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں میرا یہ کہنا کہ افضلیتِ صحابہ میں اُن کا شمار عام اَصحاب میں ہوتا ہے۔ تو اِس سے میرا مقصود نعوذُ باللہ مِنۡ ذَالِک! نہ اُن کی عظمت کو کم بتانا ہے اور نہ ہی (صد بار معاذ اللہ) اُن کی شانِ اَرفع و اعلیٰ میں کسی طرح کی تذلیل کرنا ہے۔ بلکہ میری اُسی تقریر میں اِس کی کافی وضاحت موجود ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ احبابِ معترضین نے میری تقریر کا وہ حصّہ مکمل سنا نہیں ہے، یا اُسے سمجھ نہ سکے، ورنہ وہ اِس قسم کا اِعتراض ہی نہ کرتے۔ غالباً اِس میں معترضین کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔ دَرحقیقت فی زمانہ کسی کی تقریر سے سیاق وسباق کو حَذف کر کے ایک چھوٹی سی کِلِپ درمیان سے اِس انداز میں کاٹ کر اِنٹرنیٹ پر اَپ لوڈ کر دینا کہ جس سے مفہوم و مطالب ہی بدل کر رہ جائے یہ بعض نافہموں کی عادت بن چکی ہے۔

المختصر یہاں اِتنا ضرور عرض کر دوں کہ اُس تقریر میں میرے وہ جملے اُن اہل تَشَیُّع، و نیم شیعہ تفضیلیوں کے بہتان کے جواب میں ہے جو وہ عام بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرنے کی غرض سے ہم اہل سنت و جماعت پر لگاتے ہیں کہ ہم اہل سنت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل حق پر جانتے ہیں اور فضلیت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ نہ ہمارا عقیدہ، اور نہ ہی ہمارے معتمدو مستند علماء میں سے کسی نے اِس طرح کی کوئی بات کہی یا لکھی ہے۔ ہم اہلسُنّت حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالمقابل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ تو حق پر جانتے ہیں اور نہ ہی فضیلت و اَفضیلت میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر اُنھیں سمجھتے ہیں۔ ہاں اُن کے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو کچھ مُنازَعات ومُحارَبات ہوئے اُسے خطاء اجتہادی پرمحمول کرتے ہیں اور اُن پر سبّ شتم، طعن وتشنیع، توہین وتذلیل کرنے کو ضرور سخت بُرا جانتے ہیں کہ حاکمِ شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اِس سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلًا ۔ (اِسنادہٗ صحیح، واللفظ حاکم المستدرک)

”حضرت عُویم بن ساعِدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے میرے صحابہ کو بُرا کہا تو اُس پر اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کا کوئی حیلہ و بہانہ قبول نہ کرے گا۔“

تخاریج : حاکم، المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ ، جلد ۳، صفحہ نمبر ۷۳۲، حدیث نمبر ۶،۶۵۶۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۴۴، حدیث نمبر ۴۵۶۔

ابن ابی عاصم، کتابُ السُّنّۃ ، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۸۳، حدیث نمبر ۱،۰۰۰۔

قاضی عیاض، الشفاء، جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴۔

اور خود مولائے کائنات، شیرِ پروردگار، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ جُلِدَ۔

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو انبیاء کو گالی دے اُسے قتل کر دو، اور جو میرے کسی صحابی کو گالی دے اُسے کوڑے مارو۔"

تخاریج : طبرانی معجم الصغیر، باب العین، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۳۹۳ / حدیث نمبر ۶۵۹۔

دیلمی، مسند الفردوس، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۵۴۱ / حدیث نمبر ۵،۶۸۸۔

قاضی عیاض، الشفاء، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۲۲۱۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۳۸ / صفحہ نمبر ۱۰۳ / رقم ۷،۶۰۴۔

محب الدین طبری، الرِّیاضِ النَّضرہ، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۱۹۵ / حدیث نمبر ۳۸۔

ہیثمی، مجمع الزوائد، باب: کتاب الحدود / جلد ۶ / صفحہ نمبر ۳۹۷ / حدیث نمبر ۱۰،۵۶۸۔

ابن حجر عسقلانی، لسانُ المیزان، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۱۴۱ / رقم ۵،۰۳۷۔

[سیوطی، الجامع الصغیر، صفحہ نمبر ۵۲۹ / حدیث نمبر ۸،۷۳۵۔

ابن حجر المکی، الصَّواعق المحرِّقہ، المقدِّمۃ الاولی / صفحہ نمبر ۴۶۔

ابن حسام الدین ہندی، کنز العمال، جلد ۱۱ / صفحہ نمبر ۵۳۱ / حدیث نمبر ۳۲،۴۷۸۔

ملا علی قاری، الاسرار المرفوعۃ، حرف السین / صفحہ نمبر ۲۱۹ / حدیث نمبر ۲۲۳۔

مناوی، فیض القدیر، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۱۹۰۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۳۴ھ) اپنے "مکتوبات" میں فرماتے ہیں۔

دانست کہ محاربانِ حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ برخطا بودہ اند وحق بجانب حضرت امیر بودہ، لیکن چوں ایں خطا، خطاء اجتہاد است از ملامت دُور است واز مؤاخذہ مرفوع، چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل می کند کہ واقعات جمل وصفین از روئے اجتہاد بودہ۔ شیخ ابوشکور سلمی در تمہید تصریح کردہ کہ اہل سنت وجماعت برآنند کہ معاویہ باجمعے از اصحاب کہ ہمراہ او بودند برخطا بودند وخطاے ایشان اجتہادی بود۔۔۔ وکتب القوم مشحونۃ بالخطاء الاجتہادے کما صرح الامام الغزالی والقاضی ابوبکر وغیرہما، پس تفسیق وتضلیل درحق محاربان حضرت امیر جائز نباشد۔

”جاننا چاہئے کہ حضرت امیر (علی مرتضیٰ) کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کے خلاف لڑنے والے خطا پر تھے اور حق حضرت امیر (علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ) کی جانب تھا، لیکن چونکہ یہ خطا، خطائے اجتہادی ہے اِس لئے ملامت سے دُور اور مؤاخذہ سے بَری ہے، جیسا کہ شارح مواقف، آمدی سے نقل کرتے ہیں کہ۔ جمل وصفین کے واقعات اِجتہاد کی رُو سے ہوئے ہیں۔ شیخ ابوشکور سلمی علیہ الرحمہ نے ”تمہید“ میں تصریح کی ہے کہ اہل سنت وجماعت اِس بات پر متفق ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اُن کے تمام اصحاب جو اُن کے ہمراہ تھے سب خطا پر تھے لیکن اُن کی خطا، خطائے اِجتہادی تھی۔۔۔ اور قوم کی کتابیں خطائے اِجتہادی (کے حکم) سے بھری ہوئی ہیں، جیسا کہ امام غزالی علیہ الرحمہ، قاضی ابوبکر علیہ الرحمہ وغیرہ نے صراحت کی ہے۔ لہٰذا حضرت امیر (علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ) کے ساتھ جنگ کرنے والوں کو فاسق اور گمراہ کہنا جائز نہیں ہے۔“

(مکتوبات ربانی، دفتر اوّل رحصہ دوّم رمکتوب نمبر ۲۵۱ رصفحہ نمبر ۲۷۲)

اگلے صفحہ پر مزید فرماتے ہیں۔

اے برادر ! معاویہ تنہا دریں معاملہ نیست نصفے از اصحابِ کرام کم وبیش دریں معاملہ باوے شریک اند ،پس محاربانِ امیر اگر کفرہ یا فسقہ باشد اعتماد از شطر دین میخیزد کہ از راہ تبلیغ ایشان بمارسیدہ است وتجویز تکند ایں معنی را مگر زندیقی کہ مقصودش ابطال دین است۔

”اے برادر ! اِس معاملے میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا نہیں ہیں بلکہ صحابہء کرام کی کم وبیش نصف جماعت اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شریک ہیں۔پس اگر حضرت امیر (علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جنگ کرنے والے کفر یا فسق پر ہو تو نصف دین سے اِعتماد ختم ہو جاتا ہے جو کہ اُن کی تبلیغ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے۔اور اِس طرح کی بات کو سوائے زندیق کے اور کوئی تجویز نہیں کرتا جس کا مقصد دین کی بربادی اور اُس کو جھٹلانا ہے۔“

(مکتوبات ربانی،دفتر اوّل/حصہ دوّم/مکتوب نمبر ۲۵۱/صفحہ نمبر ۲۷۴)

امام اہل سنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۳۴۰ھ)”العطایا النبوۃ فی الفتاوی الرَّضویہ“ میں فرماتے ہیں۔

”حضرت مرتضوی (امیر المومنین سیدنا علی مرتضی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنھوں نے مُشاجَرات ومُنازَعات کئے (اور اُس حق مآب صائبُ الرَّائے کی رائے سے مختلف ہوئے اور اُن اِختلافات کے باعث اُن میں جو واقعات رونما ہوئے کہ ایک دوسرے کے مدِّمقابل آئے،مثلاً جنگِ جمل میں حضرت طلحہ وزبیر وصدیقہ عائشہ اور جنگِ صِفّین میں حضرت

امیر معاویہ بمقابلہ مولیٰ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ہم اہل سنت اُن میں حق، جانبِ جناب مولیٰ علی مانتے اور سب کو (موردِ لغزش) برغلط وخطا اور حضرت اَسَدُ اللّٰہی کو بدرجہا اُن سے اکمل و اعلیٰ جانتے ہیں، مگر بایں ہَمہ بلحاظِ اَحادیثِ مذکورہ (کہ اُن حضرات کے مناقب وفضائل میں مروی ہیں) زبان طعن وتشنیع اُن دوسروں کے حق میں نہیں کھولتے اور اُنھیں اُن کے مراتب پر جو اُن کے لیے شرع سے ثابت ہوئے رکھتے ہیں، کسی کو کسی پر اپنی ہوائے نفس سے فضلیت نہیں دیتے۔اور اُن کے مشاجرات میں دخل اَندازی کو حرام جانتے ہیں، اور اُن کے اِختلافات کو ابوحنیفہ وشافعی جیسا اِختلاف سمجھتے ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ۲۹ رصفحہ نمبر ۳۷۵)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اُسی فتاوی میں آگے مزید فرماتے ہیں۔

"جنگِ جمل وصِفّین میں حق بدستِ حق پرست امیر المومنین علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ تھا، مگر حضرات صحابہء کرام مخالفین کی خطا، خطائے اِجتہادی تھی جس کی وجہ سے اُن پر طعن سخت حرام، اُن کی نسبت کوئی کلمہ اِس سے زائد گستاخی کا نکالنا بیشک رِفض ہے اور خروج اَز دائرۂ اہل سنت۔جو کسی صحابی کی شان میں کلمۂ طعن وتوہین کہے، اُنھیں بُرا جانے، فاسق مانے، اُن میں سے کسی سے بُغض رکھے مطلقاً رافضی ہے۔"

(فتویٰ رضویہ، جلد ۲۹ رصفحہ نمبر ۶۱۵)

ایک غلط فہمی کا ازالہ :

یہاں اِس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا یہ فرمانا کہ۔

"اُن کے (یعنی حضرات طلحہ وزبیر وعائشہ صدیقہ وامیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرت مولیٰ علی رضی

تعالیٰ عنہ کے درمیان) مُشَاجَرَات میں دخل اَندازی کو حرام جانتے ہیں۔'' اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضرت طلحہ، حضرت زبیر، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل بیان نہ کیے جائے۔

یاد رکھیئے ! کفِ لِسان کا حکم صرف مُشَاجَرَات ومُنَازَعات (اِختلافات، مخالف وجھگڑے) میں ہے، فضائل بیان کرنے میں نہیں۔ کُتبِ عقائد میں یہ تو ہے کہ مشاجراتِ صحابہ میں سکوت کیا جائے گا، لیکن یہ کسی عقیدے کی کتاب میں نہیں لکھا ہے کہ اُن حضرات کے فضائل میں سکوت کیا جائے گا۔ اگر فضائل بیان کرنے میں کف لسان کا حکم ہوتا تو خود غیب دَاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہء کرام، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین وفقہاءِ عُظَّام اُنکے فضائل بیان نہ کرتے اور ائمہ مُحَدِّثین وعلماء دین اُن کی شان ومَنقبت میں مستقل کتابیں تصنیف نہ کرتے۔

فضلیت میں ہر صحابی کا اپنا ایک الگ مقام ومرتبہ ہے۔لہٰذا بحیثیتِ صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اپنا ایک مخصوص مقام ومرتبہ ہے۔اُنھیں مَملکتِ اِسلامیہ کا پہلا بادشاہ تسلیم کیا گیا ہے۔لیکن یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صحابہء کرام میں اَفضلیت کے جو درجات ہیں، مثلاً۔۔خلفاءِ الرَّاشدین، عشرۂ مُبَشَّرہ، اصحابِ بدر، اصحابِ اُحُد، اصحابِ بیعتِ الرِّضوان، اصحابِ ہجرت۔۔۔۔وغیرہ۔ اِن میں سے کسی میں بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار نہیں ہوتا۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ''العطایا النّبوۃ فی فتاوی الرَّضویہ'' میں فرماتے ہیں۔

''رہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اُن کا درجہ اُن سب کے بعد ہے۔اور حضرت

مولیٰ علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کے مقام رفیع (مراتب بلند و بالا) وشانِ منیع (عظمت ومنزلت محکم واعلا) تک تو اُن سے وہ دُور دَراز منزلیں ہیں جن ہزاروں ہزار رہوار برق کردار (ایسے کشادہ وفراخ قدم گھوڑے جیسے بجلی کا کوندا) صبارفتار (ہوا سے بات کرنے والے، تیز رَو تیز گام) تھک رہیں اور قطع (مسافت) نہ کرسکیں۔ مگر فضل صحبت (وشرف صحابیت وفضل) وشرف سعادت خدائی دین ہے (جس سے مسلمان آنکھ بند نہیں کرسکتے تو اُن پر لعن طعن یا اُن کی توہین وتنقص کیسے گوارا رکھیں اور کیسے سمجھ لیں کہ مولیٰ علی کے مقابلے میں اُنھوں نے جو کچھ کیا بَر بنائے نفسانیت تھا۔ صاحبِ ایمان مسلمان کے خواب وخیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ۲۹، صفحہ نمبر ۳۷۷۔۳۷۸)

اختتامِ تحریر میں پھر عرض کر دوں کہ صحابہء کرام میں افضلیت کی درجہ بندی ہم نے نہیں کی ہے بلکہ یہ درجہ بندی خود رب تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ لہذا اب اِس پر کسی کو اعتراض کی کیا گنجائش !!

لَا يَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ط اُولٰٓىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ط وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ "تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ اور جہاد کیا، اور اُن سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔"

(قرآن کریم، پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۱۰)

بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکّہ سے چند عرصہ قبل ایمان لاچکے تھے، لیکن باخوفِ مشرکین اپنے ایمان کو چھپائے رکھا۔ البتہ یہ بات باتحقیق ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایمان کا اِظہار فتح مکّہ کے بعد کیا۔ اب معترضین صاحبان سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ دلائل کے ساتھ یہ بتانے کی زحمت فرمائیں کہ۔ ''اَصحابِ رسول کے اَفضلیت کے درجات میں وہ خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس درجہ میں شمار کرتے ہیں ؟'' واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسولہ اعلم۔

وَالسَّلام

حقیر سگِ بارگاہ رضا

محمد فاروق خان رضوی عفرلہ

۲۲/ جولائی ۲۰۲۱ء

